بحر محیط

جو

ب مین اعلیٰ درجہ کی کتاب جامع مسائل طب جدید اور مجموعۂ قوانین علمی و عملی ہے اور اپنی

ضخامت کے سبب سے مشتمل ہے پانچ جلدون پر

مصنفۂ

دے دوران افلاطون زمان فاضل لوذعی عالم المعی صاحب تصانیف کثیرہ جناب

حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی عم فیضہ بدوام الایام واللیالی اود

جسمین

ت مصنف ممدوح نے طب قدیم مین جو کچھ تطویل ممل اور زلات مخل تھے انکو نکال کر مسائل

جارب جدیدہ حذاق یورپ کے شامل فرمائے ہین اور اپنی تحقیقات اور تجربہ کے بھی امود

مندرج کیے ہین
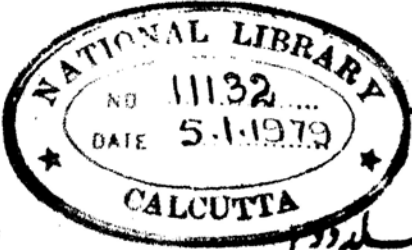
منجملہ

اُن پانچ جلدون کے یہ جلد دوم

حسب تحریک حضرت مصنف محتشم الیہ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ع

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی اُمدان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب طب اُردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب طب مختص بعلاج انسان اُردو	
تشریح الاسباب مع نقشۂ بروج فلکی مصنفہ حکیم قاضی الٰہی بخش۔	۸ر
رسالۂ زبدۃ المفردات مع رسالۂ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب۔	۱۲ر۶/۹
زبدۃ الحکمت۔ تینون فصلون کے خورونوش کا طریقہ حفظ صحت مولفۂ حکیم مولوی محمد قمر علی۔	ار۶/۹
رسالۂ تعریف النبض۔ مولفۂ حکیم مرزا بشیر احمد۔	۲ر
رسالۂ وباہندی۔ مولفۂ شیخ محمد برہان۔	ار۶/۹
شفاء الامراض۔ از حکیم محمد عبد الحکیم صاحب۔	صہ ب
مفید الاجسام۔ مع فوائد عجیبہ۔ ہر مرض کے نسخے مولفۂ سید فضل علی ہیڈ ڈاکٹر۔	۳ر۶/۹
مجمع البحرین۔ از حکیم حیدر خان حاوی طب یونانی و ڈاکٹری۔	ے ب
علاج الغربا۔ مترجمۂ حکیم اصغر علی۔	۸ر
اُردو ترجمۂ کلیات سدیدی فن اول مترجمۂ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی المخاطب بہ عالم فاضل۔	۱۱ر ب
اُردو ترجمۂ معالجات سدیدی فن دوم مترجمۂ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی المخاطب بعالم فاضل۔	۱۱ر ب
اُردو ترجمۂ معالجات سدیدی فن سوم و چہارم۔	

نام کتاب	قیمت
ہجائی۔ مترجمۂ مولوی صاحب موصوف۔	عہ ب
ترجمۂ طب اکبر۔ از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام۔	عہ ب
اکسیر القلوب۔ ترجمۂ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	عہ ر
تحفۃ الاطبا۔ مولفۂ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی۔	ار۶/۹
ترجمۂ قرابادین شفائی۔ مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔	۶ر
قرابادین ذکائی اُردو۔ مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان	۱۳ر
قانون عشرت۔ علاج ہر قسم تپ خصوصاً تپ دق از حکیم عشرت حسین۔	۶ر۳/۹
رسالۂ مزیل الاوہام۔ ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب۔	۲ر
ترجمۂ زاد غریب۔ مترجمۂ حکیم محمد ہادی حسین خان۔	۶ر
مخزن سلیمانی ترجمۂ اکسیر عربی از حکیم محمد شمس الدین۔	للعہ ب
ترجمۂ ہر دو جلد قرابادین کبیر مشہور و معروف مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی کاغذ سفید۔	سے ب
تریاق مسموم۔ علاج زہر مار مع اشکال اقسام سانپ کے مولفۂ حکیم حبیب الدین احمد۔	۱۲ر۶/۹
دستور النجات عن مصائب الحمیات۔ اقسام تپ مع علاج بقاعدۂ یونانی و ڈاکٹری از حکیم اصغر حسین	۵ر
مجربات اکبری۔ مترجمۂ حکیم واجد علی موہانی۔	عہ

فہرست مطالب ہر سہ رسالہ بحر محیط جلد دوم

جلد دوم بحر محیط

کا

رسالۂ اول

بیان مین معالجات بقاعدۂ کلی
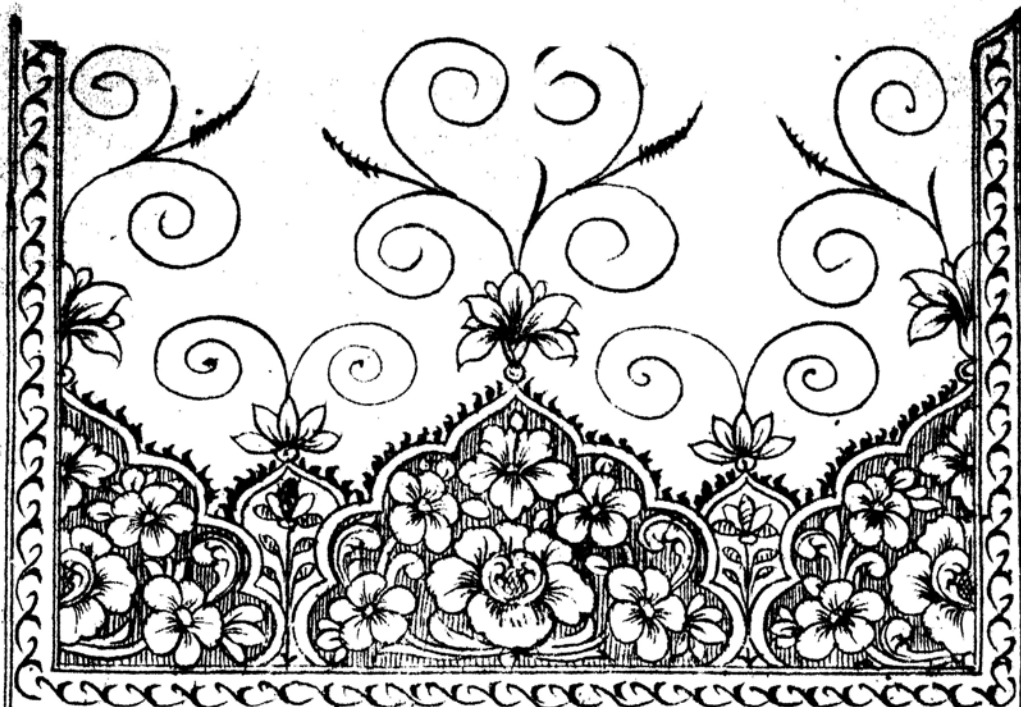
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلیم الحکیم والصلوٰۃ علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ السالکین علی مسالک آدابہ اما بعد التماس کرتا ہے بیچمدان اصغر حسین تجاوز عن سیاتہ رب الثقلین کہ جلد اول کتاب بحر محیط کی ختم ہوئی۔ ہرچند اُسمین بہت سے دقائق اور مسائل بخوف تطویل کتاب اور بھی اپنی قلت فرصت اور بھی بنظر دقت مضامین وغیرہ وجوہ کے فرد گذاشت ہوئی ہین لیکن اس جلد دوم مین کہ بیان مین عملی طب کے ہے اور علت غائی اور مقصود بالذات اس تالیف کی بھی یہی ہے اس قدر کوتہ قلمی نہ ہوگی انشاء اللہ المستعان وعلیہ التکلان

رسالۂ اول بیان مین معالجات کے بقاعدۂ کلی چونکہ ہمارے خیال مین طب قدیم اسقدر غلط و پوچ نہین ہے کہ جسکی شان مین یہ شعر صادق آوے شعر از بس غلطست حرف فانوس فلک ہ گشتہ چو خط پری رخان قابل حک و انصاف شرط ہے اس علم کے اصول علاج پر مدتہاے دراز سے عملدرآمد بڑے بڑے عقلاء تجربہ کار اور دانشمندان نامدار کا چلا آیا ہے ہمارے اسلاف کرام شکر اللہ سعیہم ایسے ناقص العقل نتھے کہ تمام غلط اصولون پر مدت دراز تک عامل رہتے اور کرورہا بندگان خدا باوصف غلطی اصول کے انتفاع پاتے اور حذاقت کے جھنڈے ایسے گڑجاتے کہ اب تک ہم ان اصول کی حقیت اور صحت برائ العین مشاہدہ کررہے ہین پھر کسطرح بداہت تجربہ کا انکار کیا جاوے لاجرم کچھ مسائل اور اصول حقہ علاج کے بقاعدہ طب قدیم بھی اس رسالہ مین درج کیے جاوینگے۔ واضح ہو کہ مرض نام ہے اس حالت کا جو مخالف صحت ہو اور وہ حالت کسی ایک عضو مین

یا ایک سے زیادہ مین لاحق ہوئی ہو اور اُسکے لحوق سے اُس عضو کے وظیفہ اور فعل مین خلل ہو گیا ہو اسواسطے اُس خلل کو اُس عضو کی طرف منسوب کر کے کہتے ہین کہ یہ امر التہاب مخ کا ہے یا التہاب کبد کا ہے یا التہاب تامور یعنی غلاف قلب کا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جسم طرح طرح کے اجزاء سائلہ اور اجزاے صلبہ سے مرکب ہے یہی عناصر جسم کے ہین مثلاً۔ کاربن۔ ہیڈروجن۔ آکسیجن۔ نیٹروجن۔ گندھک۔ فاسفورس وغیرہ مفردات و بسائط سے ترکیب جسم حیوانی کی ہے اور جو بعض مرکبات اِن بسائط سے بنتے ہین وہ بھی جسم انسانی مین پائے جاتے ہین مثلاً شکر مرکب ہے ۲ حصّہ کاربن اور ۱ حصّہ ہیڈروجن اور ۱ حصّہ آکسیجن سے اور یہ شکر بھی بدن انسان مین پائی جاتی ہے جب مقدار اس شکر کا معمول طبعی سے بڑھجاتا ہے تب عارضہ ذیابیطس کا لاحق ہوتا ہے یا جسم انسانی مین تیل چربی وغیرہ ہین کہ انکی ترکیب بھی ہیڈروجن کاربن اسٹرک ایسڈ گلیسیرین وغیرہ سے ہے یا گوند یا نشاستہ یا البیومن یا فیبرن یا جلاطین یا کیرٹن وغیرہ چیزین ایسی ہین کہ بسائط عناصر سے مرکب ہوئی ہین اور یہ اشیا بدن انسانی کی ترکیب مین داخل ہین انہین کی کمی و زیادتی سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہین پس اصول علاج یہ ہے کہ جو جزو مقدار متناسب سے کم ہو گیا ہو اسکو بقدر متناسب بڑھا دین اور جو بڑھگیا ہو اُسکو کم کر دین مثلاً فیبرن خون مین اس مقدار پر ہے کہ ہزار حصّہ خون مین دو حصّہ فیبرن پس اگر اس حساب سے فیبرن زیادہ ہو گیا تو ضرور ورم پیدا ہو گا علی ہذا القیاس اور اکثر امراض اجزاء صلبہ مین پیدا ہوتے ہین علی الخصوص انسجۂ (بناوٹ ۱۲) اعضا مین تولد مرض کا زیادہ ہوتا ہے اور اجزاء سیالہ مین امراض کم ہوتے ہین بلکہ اجزاے سیالہ مین جو تغیر واقع ہوتا ہے وہ بسبب تغیر انسجہ کے ہوتا ہے اور بیشتر اعضا جنمین مرض لاحق ہوتا ہے مخ (حرام مغز ۱۲) اور ریہ (پھیپھڑا) اور قلب اور معدہ اور امعاء اور گردہ اور عضلات وغیرہ ہین اور زیادہ تر ان اعضا مین التہاب کی بیماری ہوتی ہے اور التہاب کو قوت اور ہیجان لازم ہے اور ضعف کی بیماریان کم لاحق ہوتی ہین بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ بسبب ازمان (پرانا ہوجانا ۱۲) کے وہ التہاب مستحیل بضعف ہو جاتا ہے مثلاً التہاب ریہ مین افراز بلغم کی کثرت ہو جاتی ہے پس یہ مرض التہاب ریہ ہے نہ کثرت تولید بلغم کیونکہ اصل مرض التہاب ریہ ہے اور کثرت تولید بلغم اس التہاب کا نتیجہ ہے اسی طرح امراض صفراوی مین تولید صفرا کی بہت ہوتی ہے پس یہ مرض التہاب کبد یا التہاب قنات ہضمی (مری سے لیکر امعاء مستقیم تک قنات ہضمی ہے ۱۲) کا ہے اور کثرت تولید صفرا اُسکا نتیجہ ہے اور التہاب ایک حالت ہے کہ اُس مین قوت حیوانی عضو مصاب بالمرض مین زیادہ ہو جاتی ہے یعنی حالت طبعی سے بڑھ جاتی ہے اور اُس عضو مین سرخی اور گرمی اور درد اور ورم لاحق ہو جاتا ہے اسکی تصدیق کے واسطے یہ تحریر بطور تمثیل کے کافی ہے کہ جب کسی آدمی کے بدن مین کانٹا چبھتا ہے فی الفور وہ شخص متنبہ ہوتا ہے اور اُس محل پر جہان کانٹا چبھتا ہے خون کثیر آجاتا [illegible] جلد سرخ ہو جاتی ہے اور انتفاخ اُسمین آجاتا ہے اور درد و تپش محسوس ہوتا ہے

پس اگر وہ کانٹا نہ نکالا جاوے تو اُسمین ریم پڑکر طبیعت اُسکو نکال دیتی ہے اسی طرح اگر ایک ذرہ ریت کا
یا بھنگا یا پتنگا آنکھ مین پڑ جاوے تو فی الفور آنکھ مین التہاب پیدا ہو جاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہین اسی طرح
کثرت ضو اور کثرت حرارت سے آنکھ مین التہاب ہو جاتا ہے اسی طرح جب جواہر حریفہ ظاہر بدن پر ضماد
کیے جاوین یا داخل مین استعمال کیے جاوین یا جسم پر آگ کی چنگاری پڑ جاوے ضرور التہاب شدید پیدا
ہوگا اسی طرح انفعالات شدید نفسانی سے مخ مین التہاب پیدا ہو جاتا ہے یا سر پر دھوپ شدت کی
[مثل شرمندگی وغصہ وخوشی وغیرہ ۱۲]
لگی اُس سے مخ مین التہاب پیدا ہوتا ہے اسی طرح اگر ہوائے جو شدید الحرارۃ یا شدید البرودۃ ریہ مین
پہونچ جاوے تو التہاب ریہ ہو جاویگا یا بخارات آجام سے ضرر پہونچتا ہے پس ان تمثیلات بدیہی سے
ثابت ہو گیا کہ جس طرح ظاہر مین یعنی خارج بدن مین التہاب ہو جاتا ہے ویسا ہی باطن مین یعنی داخل بدن
مین التہاب ہو جاتا ہے اور کبھی یکبارگی التہاب تمام انسجۂ اعضاء باطن مین ہو جاتا ہے جیسا کہ ضرب شدید سے
[بناوٹون] [چوٹ ۱۲]
یا حرق نار سے یا ضربۂ سقطہ سے یا زخم سے ہو جاتا ہے مگر اکثر التہاب باطنی مین ایک ہی نسوج مین ہوا کرتا ہے جیسا
[سوختگی آتش ۱۲]
کہ افراط اکل و شرب سے یا منبہات کا مثل مرچ سرخ یا لونگ وغیرہ اشیا کا استعمال بکثرت کیا یا اعمال شاقہ
[کام ۱۲]
بہت کیے جاوین یا انفعالات نفسانی شدید لاحق ہوے پس جب التہاب لاحق ہوتا ہے اُسکو تواتر اور
سرعت نبض اور حرارت ملمس اور تعب عام لازم ہوتی ہے اسی کو عرف مین حمی یعنی تپ کہتے ہین اور بحسب
[ماندگی و تکان ۱۲]
شدت و خفت التہاب کے مدت التہاب بھی مختلف ہوتی ہے اور ظاہر جلد کے التہاب مین مدت التہاب
کی ریم کے پڑ جانے سے یا تحلیل ہو جانے سے ختم ہو جاتی ہے یا غانغرایا کا مادہ ہو تو موت عضو پر ختم ہو جاتی
ہے بخلاف التہاب باطن کے کہ ایک مہینہ سے زیادہ نہین رہتا ہے اور بذریعۂ بحرانات کے براہ عرق یا
قے یا اسہال یا رعاف کے یا تحلیل کے ختم ہو جاتا ہے اسکا علاج رحت وغیرہ تدابیر مناسبہ ہین جو اپنے محل پر بیان
[تکسیر ۱۲]
کیجاوینگی - اور ظاہر ہے کہ علاج دو طرح پر ہوتا ہے ایک وہ وسائل اور وسائط عمل مین لائے جاوین جس سے
وہ مرض دور ہو جاوے اور شفا حاصل ہو دوسرے مسکنات کا استعمال کرین سکنات کا استعمال دو جگہ پر کیا جاتا
ہے ایک یہ کہ اعراض شدیدہ لاحق ہووین جس سے مریض کو تکلیف ہے دوسرے یہ کہ مرض ایسا لاحق ہو جس سے
شفا ممکن نہین ہے تو اُسوقت مین بھی استعمال مسکنات کا کرتے ہین اور معالجہ دو قسم سے کیا جاتا ہے ایک
ظاہری یعنی تدابیر خارجی جیسے ضماد لگانا یا شوبہ کرنا وغیرہا دوسرے باطنی یعنی تدابیر داخلی جیسے دوا پلوانا تدابیر
خارجی کی بھی بہت قسمین ہین مثلاً فصد کھلانا ادویۂ ملینہ یا قابضہ یا محللہ یا منضجہ کا ضماد کرنا یا احتقان وغیرہ اور
تدابیر داخلی کے واسطے بھی تاثیر ادویہ پر لحاظ رکھا جاتا ہے مثلاً بعض ادویہ معرق یعنی پسینہ لانے والی ہین
بعض قابض ہین بعض مسہل ہین بعض مقوی ہین بعض مضعف ہین بعض مرطب [illegible] مدر بول ہین یا مسکن

یا ضماد تشنج وغیرہ کی ہین ان سب کی تفصیل رسالۂ دوم مین اس جلد کے کیجاویگی اب ہم تھوڑا سا اصول معالجہ بقاعدۂ طب قدیم کے بیان کرتے ہین جو ہماری راے ناقص مین واجب العمل ہے اور ظاہر ہے کہ ہمنے اس تالیف مین مسلک فقط ترجمۂ طب جدید اور اقتدا بحث طب جدید کا اختیار نہین کیا ہے بلکہ جہان جو مسئلہ طب قدیم کا یا جو مسلک علاج اپنے مطلب کا بہتر سمجھ مین آیا ہے وہان اُس سے بھی آگاہ کرتے جاتے ہین۔

فائدہ تدبیر غذا کے باب مین چندان اہتمام طب جدید یا ڈاکٹری مین نہین ہے حال آنکہ از روے تجربہ مریضان ہندوستان کے یہ امر مہتم بالشان معلوم ہوتا ہے پس غذا کی چار تدبیرین ہین ایک یہ کہ غذا دینا منع ہے دوسرے یہ کہ غذا دی جاوے مگر مقدار مین کم تیسرے یہ کہ تعدیل غذا کی کرین چوتھے یہ کہ تکثیر غذا کی کرین پس منع غذا کا اُسوقت کرتے ہین کہ مرض قوی ہو اور تحلیل اور نضج اخلاط کا ضروری ہو جیسے ابتداے فالج مین یا بحالت امتلاء معدہ کے لیکن اگر قوت ایسی ضعیف ہو کہ خوف ہلاک کا ہو تو وہان غذاے سبک اور مقوی سے اعانت قوت واجب ہے اور تقلیل غذا کی تین صورتین ہین ایک مقدار کو غذا کی کم کر دینا دوسرے کیفیت کم کرنا تیسرے یہ کہ کیفیت وکمیت دونون مین کمی ہو پس مرض حاد کی ابتدا مین تقلیل واجب ہے تاکہ طبیعت نضج مادہ اور دفع مرض کی طرف بخوبی مصروف رہے پس اگر اشتہا غالب ہے اور ہضم قوی ہے اور اخلاط خام بدن مین موجود ہین ایسی حالت مین غذاے کثیر الکمیت اور قلیل الکیفیت مثل فواکہ وغیرہ کے دینا چاہیے اور اگر تقویت قوت کی کرنا ضرور ہے اور ہضم ضعیف ہے اُسوقت غذاء قلیل الکمیت اور کثیر الکیفیت دینا چاہیے جیسے زردی بیضۂ مرغ نیم برشت اور اگر ضعف قوت اور ضعف ہضم کے ساتھ امتلاء بدن ہے ایسی حالت مین غذاے قلیل الکمیت اور قلیل الکیفیت دینا چاہیے اور تداخل غذا سے بہت اجتناب چاہیے یعنی ایک غذا پوری نہ ہضم ہوئی ہو اُسپر دوسری غذا دیدینا سخت مضر ہے اور تعدیل غذا عبارت اُس سے ہے کہ مقدار غذا نہ کثیر ہو نہ قلیل ہو اور یہ اُسوقت چاہیے کہ قوت مریض قوی اور مرض بعید المنتہی ہووے اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست غذا کی رعایت کرنا بھی فرض جانے یعنی غذاے صرف نہ دین بلکہ غذاے دوائی دیوین کہ اُسمین کیفیت مخالف مرض کے ہووے مثلاً آلو بخارا یا خرفہ وغیرہ اجزاے باردہ غذا مین شامل کیجاوین اور امراض مزمنہ مین جب حفظ قوت ضرور ہو اُسوقت تکثیر غذا مناسب ہے اور تغذیہ مین رعایت عادت اور مزاج اور سن اور نوع مرض اور اعراض لاحقہ کی اور موسم اور وقت وغیرہ کی ضروری ہے باقی احکام اور غوامض اسکے کتب طب قدیم مین مسطور ہین مگر افسوس ہے کہ زمانۂ موجودہ مین اکثر ہمارے ہم فن بھی اسکی طرف توجہ کم کرتے ہین کھچڑی یا دلیہ کی غذا پکڑلی ہے کہ ہر محل اور موقع پر یہی غذا بتاتے ہین **فائدہ** ادویۂ سمیہ اور ردی الکیفیۃ اور لذاعہ کا استعمال بدون ضرورت شدیدہ کے نہ کرنا چاہیے جب ادویہ صالحہ سے

دفع مرض کا نہو سکے اور کوئی چارہ کار باقی نہ رہے تب بدرجۂ مجبوری ردی الکیفیتہ دوا اختیار کیجاوے
اور جب تک تعدیل سے ضروریہ یا تدبیر خفیف سے کام نکلے تب تک تدبیر قوی نکرین البتہ اگر مرض قوی ہو
اور فوت قوت کا خوف نہو یعنی اگر دیر ہو جاویگی تو قوت بالکل ضعیف ہو جاویگی یا مادہ بکثرت ہیجان مین
ہووے ایسے وقت مین دواء قوی سے علاج کرنا چاہیے ورنہ دواء ضعیف سے دواء قوی کی طرف رجوع
کرنا بتدریج مناسب ہے یا علامات مرض کے ایسے خفی ہون کہ مرض بخوبی سمجھ مین نہ آتا ہو ایسی حالت مین
بھی تدبیر خفیف کرنا چاہیے تاکہ بروز بحران اگر طبیعت غالب آئی اور مرض کو دفع کردیا تو فھو المراد ورنہ
علامات مرض کے زیادہ ظاہر ہوجاوینگے اور مرض سمجھ مین آجاویگا علاوہ برین دوا بھی جاسوس بدن ہے
فائدہ ہر بیماری مین سامان تفریح کا موجود ہونا فرش ولباس صاف وسفید ہونا باغ اور گل بوٹون کی
سیر کرنا عطریات کا لگانا مانوس اور محبوب کا پاس ہونا گانا یا اخبار یا اشعار یا کتب فرحت افزا ومرغوب
طبیعت کا سُننا ملاعب وملاہی خوش آیند مین مصروف رہنا ہوا خوری کرنا مکان وسیع پر تکلف مین تصاویر
مطبوعہ کا دیکھنا ایک شہر سے دوسرے شہر کی ہوا بدلنا پانی صاف وبخیا لکہ یا عرق مناسب مزاج پینا
غم اور رنج اور خوف وغضب کا پاس نہ آنا ہر مریض کے واسطے علی العموم مفید ہے **فائدہ** جہان دو حالتین
متضاد جمع ہووین مثلاً درد شدید قولنج مین تپ عارض ہوگئی پس قولنج مقتضی تحلیل ونضج وتسخین کا ہے
اور تپ مقتضی تدبیر وتسکین کی ہے اس صورت مین تفتیح کو مقدم جانے اور تپ کی تسکین تدابیر خارجیہ سے
جو قولنج کی تدابیر کی متضاد نہو کرین اور جب امراض متضادہ جمع ہووین تب جو مرض کہ اہم اور مخوف ہو
اُسکے علاج مین اہتمام زیادہ کرنا چاہیے اِس قسم کے علاج مین غایت درجہ کی فکر اور خوض درکار ہے
اور عرض اور مرض مین مقدم علاج مرض کا ہے کیونکہ ازالۂ سبب موجب ازالۂ مسبب ہوتا ہے مگر جہان
عرض ایسا قوی ہو کہ اُس سے خوف ہلاک ہو مثلاً قولنج مین ایسا درد شدید ہو کہ روح تحلیل ہوئی جاتی ہو
ہاتھ پانوُن شدت وجع سے سرد ہوگئے ہون تو ضرور مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کے کرین
فائدہ دماغ عضو رئیس اور مبدء حواس ظاہری وباطنی ہے اسکے امراض مین بہت توجہ اور اہتمام کرنا چاہیے
اور امراض حارہ دماغیہ مین بہت مبالغہ کے ساتھ تبرید مناسب نہین ہے اور امراض باردہ دماغیہ مین
تسخین بمبالغہ کرنا چاہیے اور کثرت استعمال حموضات سے بھی احتیاط مناسب ہے اور امراض دماغی مین
استعمال غراغر اور شمومات اور مُعطّسات اور پاشویہ اور مالش ہاتھ پانوُن کی اور نطول اور شانہ مین کھینچنا
چھینک لانیوالی دوا
اور احتقان بہت مفید ہوتا ہے اور حمام سے نکل کر آب سرد اطراف پر ڈالنا موجب ترطیب دماغ کا ہے۔
اور امراض چشم مین قے کرنا موجب مضرت ہے اور بعض اغذیہ بھی مضر ہین سرسام ورعاف اور رذات الجنب

اور ذات الریہ اور درد گردہ مین فصد واجب ہے اگر فصد نہ لیجاویگی تو پھر علاج مین بہت دشواری ہوگی
اگرچہ ڈاکٹران زمانہ حال فصد کا لینا علی العموم نامناسب خیال کرتے ہین مگر طب جدید مین دربارۂ فصد
کے طب قدیم سے اتفاق کیا ہے **فائدہ** امراض ریہ مین حبوب و اقراص کا منہ مین رکھنا اور لعوق چاٹنا بہت
فائدہ کرتا ہے اور تغیر نفس طبعی کا بہت طرح پر ہوتا ہے سب اقسام نفس غیر طبعی کے کتب طب قدیم مین مسطور
ہین اُنسے تشخیص مرض پر مدد لینا واجب ہے۔ امراض قلب مین استنشاق روایح کریہ اور استعمال اغذیہ منجرہ
سے بہت امتناع کرنا چاہیے اور تفریح باشغال مناسب طبیعت اور تطہیر لباس و مکان اور تبدیل ہوا اور
سامان عیش و نشاط کے بہم پہونچانا امراض قلب مین اشد ضروری ہین اور رماء اللحم اور مروارید اور یشب سبز
اور یاقوت و زمرد وغیرہ احجار کا استعمال بہت مفید ہے اگرچہ ڈاکٹری مین احجار کا فائدہ مسلم نہین رکھا گیا ہے
مگر ہمارا تجربہ معین طب قدیم کا ہے **فائدہ** معدہ نہایت عضو شریف و رئیس ہے گویا مدار زندگی اور بدل
ما یتحلل کا اسی پر ہے اسکے امراض مین بھی اعتنائے کامل درکار ہے اسکے امراض مین اغذیہ دیر ہضم اور ثقیلہ سے پرہیز
رکھین اور فواکہ مرطوب و خام استعمال نہ کراوین اسکے علاج مین حسب مناسب ایسی دوادین جو فی الجملہ
قبض رکھتی ہو تاکہ دباغت معدہ کی کرے یا ایسے ملطفات شامل ہون جو خمول معدہ کو مادۂ فاسد سے پاک
کرین یا حموضیت و حرافت و ملوحت اسمین ہو تاکہ اشتہا بڑھاوے یا محللات ریاح ہون یا مفتحات سدد ہون
یا وہ دوائین شامل ہون جو قواے معدہ کا انتعاش کرتی ہین یا وہ دوائین جو انعاش حرارت غریزی معدہ
کا کرتی ہین جیسے مصطگی رومی اور آب آہن تاب کا استعمال امراض معدہ مین نافع ہے اور نطول یا ضماد پشت کی
جانب امراض معدہ مین زیادہ نفع کرتا ہے **فائدہ** اگر کبد مین ورم یا مادہ بجانب محدب ہو تو ادرار سے دفع مادہ
کرنا چاہیے اور اگر مادہ یا ورم مقعر مین ہو تو براہ اسہال دفع کرنا چاہیے اسیطرح محدب مین مادہ ہو تو پلاسٹر لگانا
ممنوع نہین ہے اور جو مقعر مین ہو تو ہرگز پلاسٹر نہ لگاوین مؤلف کو اسکا خوب تجربہ ہوا ہے بآدیو پرشادنامے ایک
رئیس کانپور مین تھے اُنکے مادہ مقعر کبد مین تھا پلاسٹر لگایا گیا ہر چند ممانعت کی مگر مسموع نہوئی آخر کار اول مرتبہ
آبلہ نہ اُٹھا بار دوم پھر قوی پلاسٹر لگایا پھر بھی نہ اُٹھا بار سوم پلاسٹر قوی لگا کر پولٹس السی کا اُسپر باندھا گیا
اُسوقت کسیقدر آبلہ اُٹھا مگر مرض مین زیادتی ہوگئی یہانتک کہ ایک مہینہ علیل رہکر اُنھون نے انتقال کیا اور بھی
کبد پر دواے قوی التحلیل کا استعمال ہرگز نہ چاہیے کسواسطے کہ جرم کبد سخیف الجوہر ہے اسیواسطے امراض کبد
مین جب مفتحات اور محللات کا استعمال کرین تو اُسکے ساتھ کوئی دوا ادویۂ قابضہ عطریہ مقوی کبد بھی شامل
ہو اور امراض کبد مین تبرید بالغ ایسی نہ کرین کہ منجر باستسقا ہو جاوے اور نہ تسخین بالغ کرین کہ منجر بہ ذبول
ہو جاوے اور تداخل غذا سے بھی امراض کبد مین بہت احتیاط چاہیے **فائدہ** جب طحال فربہ ہوتی ہے تب

جسم لاغر ہو جاتا ہے اور طحال کا فربہ ہونا دلیل ردائت اخلاط کی ہے اور فساد طحال سے معدہ مین کبھی بھوک بڑھجاتی ہے کبھی بھوک کم ہو جاتی ہے بلکہ جاتی رہتی ہے امراض طحال مین ادویۂ قوی التحلیل کا استعمال ناجائز نہین ہے فائدہ امعا کا مزاج مثل مزاج معدہ کے ہے جو چیز معدہ کی تقویت کرتی ہے وہ امعا کی بھی تقویت کرتی ہے مرض قولنج مین تنقیۂ بالغ کرنا چاہیے کسواسطے کہ یہ مرض دورہ کرتا ہے اگر ذرہ بھی مادہ رہجا دیگا پھر دورہ کریگا ریاح باسوری بالضرور حار [گرم ۱۲] ہوتی ہین ادویہ حارہ کاسر [شکننده ۱۲] ریاح چندان سودمند نہین ہوتی ہین جسقدر گلاب اور رسوت وغیرہ سے نفع پہونچتا ہے اور گوگل ادویۂ مخصوصہ سے ہے بواسیر کے [بواسیر کے ریاح ۱۲] واسطے مرچ سرخ وغیرہ اشیاء حادہ [تیز و گرم ۱۲] حریفہ سخت ضرر کرتی ہین کبھی معدہ یا امعا مین رطوبت لزجہ [الودہ ۱۲ چپچپے] متشبث [چسپنده ۱۲] ہو جاتی ہین تو استعمال سے ادویہ حارہ کے ریاح کی زیادتی ہو جاتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ حرارت اُس رطوبت کو تحلیل کرتی ہے اس سے تبخیر ہو کر کثرت ریاح کی ہو جاتی ہے اور اشیاء باردہ بالفعل سے کبھی ریاح حارہ ثقیل وکثیف ہو کر محتقن [بند ۱۲] ہو جاتی ہین - فائدہ امراض گُردہ کے جگر کو ضعیف کر دیتے ہین ہمیانی وغیرہ کمر مین باندھنا گُردہ کے واسطے بہت مُضر ہے اور قے اور فصد باسلیق بعض امراض گردہ مین نہایت مفید ہے حتی الوسع امراض گردہ مین بدون ضرورت شدیدہ کے مسہل دینا ممنوع ہے اور امراض مثانہ کا علاج قریب بعلاج گُردہ ہے - تمام ہوا رسالۂ اول از جلد دوم کتاب بحر محیط -

جلد دوم بحر محیط

کا

رسالۂ دوم

طرق علاج کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ثم نقول یہ رسالۂ دوم جلد دوم کتاب بحر محیط مؤلفہ ہیچمدان اصغر حسین کا ہے بیان مین طرق
علاج کے واضح ہو کہ واسطے تنقیص کمیت خون کے دو طریقے ہین ایک استفراغ عام وہ فصد سے حاصل ہوتا ہے
دوسرا موضعی یعنی ایک عضو خاص سے کمیت خون کو کم کرنا یہ بات تشریط اور حجامت اور وضع علق یعنی جونک
لگانے سے حاصل ہوتی ہے **فصل اول** بیان مین فصد کے فصد ایک دستکاری ہے کہ واسطے کم کرنے
مقدار خون کے ورید یا شریان کو کھولتے ہین بذریعہ مبضع یعنی نشتر کے اور نشتر باشکال مختلف ہوتے ہین ایک نشتر
معروف ہے باین شکل اور ایک نشتر مسوڑھون کے چیرنے کے واسطے اور پیشانی کی رگ
کھولنے کے واسطے ہوتا ہے اسکو شکوبا کہتے ہین صورت اُسکی یہ ہے
اور ایک نشتر بد چیرنے کے واسطے اور بعض پھوڑون کے شگاف کے واسطے
ہوتا ہے باین شکل اور اور اشکال کے بھی
نشتر واسطے دستکاریون کے ہوتے ہین اور مشہتر
فصد سر رو اور باسلیق۔ اور ہفت اندام۔ اور ابطی۔ اور اسیلم۔ اور ودواجین۔ اور
صافنین۔ اور مابض۔ اور عرق النسا۔ اور زیر زبان کی کھولی جاتی ہین طبیب کو چاہیے کہ یہ سب فصدین
اپنے ہاتھ سے کھول سکے اور جو شریان اسکے نیچے ہے اُسکی شناخت بخوبی کر لیوے اور اسطرح نشتر لگاوے کہ
شریان تک نہ پہونچنے پاوے ورنہ مریض کو صدمۂ عظیم پہونچیگا اور کبھی اس سے جان پر نوبت آجاتی ہے

اور چوڑا اور ترچھا نشتر لگانا چاہیے اور سوا ے شریان جبہہ کے اور کسی شریان کی فصد نہین کھولی جاتی ہے
لیکن اسکا کھولنا بھی خالی از خطرہ نہین ہے بغیر اشد ضرورت کے نہین کھولتے ہین اور فصد کے کھولنے مین
بہت سے موانع ہین مثلاً بچون کی فصد نہین کھولتے ہین حاملہ عورتون کی وغیرہا چونکہ اسکے مسائل کتب متداولہ
مین بشرح و بسط تمام مندرج ہین لہذا اس کتاب کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین ہے ہرچند بالفعل ڈاکٹری
مین فصد کا رواج جاتا رہا ہے مگر طب قدیم مین بہت اسکا استعمال ہے بلکہ یہانتک اسکے باب مین لکھا ہے
کہ اگر طبیب موجود نہون تو حفظ صحت کی نظر سے فصد کھلوا لیوے اور اکثر نشتر کو گرم کر کے فصد کھولتے ہین اور
قبل از فصد کے اِسمانِنگ شالٹ یا لِنگوز اَمونیا سونگھانا اور شربت انار ترش یا آب لال آلو پلوانا یا سکنجبین
پلانے سے خوف غشی کا نہین رہتا اکثر بحالت امتلاء دموی اور التہابات کے فصد لیتے ہین **فصل دوم تشریط**
یعنی پچھنے لگانا اسکے چار طریقے ہین ایک بذریعہ مشرط محدب کے اسطرح پر کہ پہلے ایک چھوٹے سے گلاس مین
اسپرٹ ملا کر آگ دکھا کر جس موضع کا خون نکالنا منظور ہے اُسپر لگا دین تا وہ موضع منتفخ اور مرتفع ہو جاوے
پھر ایک چھوٹا سا بکس ہوتا ہے اُسکی کل دبا دینے سے نشترون کی نوک جو اُس بکس کے اندر ہوتی ہے باہر نکلکر
جلد مین چبھ جاتی ہے اُس بکس کے ذریعہ سے نشتر لگا دین اور فی الفور اُسی چھوٹے گلاس مین خفیف الکحل مل کر
آگ دکھلا دیتے ہین اسپرٹ جلنے لگتی ہے اور ہوا گلاس کے اندر کی نکلجاتی ہے اُسیوقت بلا تاخیر اُس گلاس کو
نشترون کے زخم پر اوندھا کر کے لگا دیتے ہین بضرورت خلا کے خون اُس گلاس مین بھرنا شروع ہوتا ہے
اُسکو کپین گلاس کہتے ہین باین شکل ہوتا ہے گلاس کانچ کا کل جسکے دبانے سے
نوک نشترون کی باہر آجاتی ہے بکس نشتر دوسرا طریقہ قدیم ہے کہ پہلے اُس جگہ کو جہان پچھنے لگانا
منظور ہے صاف کر کے ایک سینگھی لگا کر سوراخ کو چوسکر اُس سینگھی کا جدھر سے ہوا کھینچی جاتی ہے ایک چھوٹے
ٹکڑے چمڑے سے بند کر دیتے ہین یہانتک کہ وہ جگہ متورم ہو جاتی ہے یا اُسی جگہ پر بار بار سینگھی سے کھینچتے ہین
یہانتک کہ ورم آجاتا ہے پھر اُس ورم پر اُسترہ سے زخم غیر غائر لگا کر سینگھی سے خون کو کھینچتے ہین یہ دونون عمل
بہت مشہور ہین تیسری صورت یہ ہے کہ جذب بخارات کی غرض سے کف ہاے دست و پا مین اور پنڈلیون پر
اور بین الکتفین خالی سینگھیان کھچواتے ہین اسکو خشک سینگھی کھینچنا اور محاجم جافہ کہتے ہین اکثر بخار مین جب
درمیان ہر دو شانہ ۱۲
درد سر شدید یا التہاب ہوتا ہے اُسوقت یہ عمل بہت تسکین بخشتا ہے چوتھی صورت یہ ہے کہ ایک کٹیا مٹی کی
لیکر اُسمین روئی یا تنکے جلا کر ہواے محشو اُسکی نکال کر پیٹ پر یا کسی اور موقع پر لگاتے ہین بضرورت خلا کے
جلد وہان کی اُسطرف کے اندرونی جانب کھنچتی ہے اسکو بادی توڑنا کہتے ہین اور عربی مین محاجم ناری کہتے ہین
[illegible]
ہندوستان مین یہ کام قوم کنجر کے سپرد ہے اور مصر وغیرہ بلاد مین حجام [illegible] کرتے ہین **فصل سوم ارسال علق**

یعنی جونکین لگانا۔ جونکون کا لگانا اکثر امراض مین خصوصاً التہابات احشا وغیرہ مین عظیم النفع ہے مگر جونکین
چند اقسام کی ہوتی ہین بعض قسم کی جونک مین کسی قدر سمیت ہوتی ہے بہتر اور علاج مین کار آمد وہ جونک ہے
جسکی پشت پر زرد و سبز خطوط ہووین اور جونک کا باریک سرا بجاے سر کے ہوتا ہے اُسمین تین نیش ہوتے ہین
یعنی تین عظام مثلثی شکل ہوتے ہین جس سے جونک جلد کو کاٹتی ہے اور موٹا سرا بجاے دُم کے ہے اُس سے
جلد کو پکڑکر مُنھ کی طرف سے کاٹتی ہے اسکے تمام اقسام مطولات مین مسطور ہین جہان جونک لگانا ہو اُس موضع کو
گرم پانی اور بیسن اور صابون سے دھوکر تھوڑی پنڈول مٹی ملکر دھوکر جونکین لگا وین اور دوسرے روز پھر
دوسری جونکین جو پہلے روز استعمال نہ ہوئی ہون لگا وین مستعمل جونک اچھا کام نہین دیتی ہے اور جونک کو
اُسوقت تک لگا رہنے دین کہ جب تک وہ خود خون پیکر گر پڑے اور اگر اخیر کوئی جونک باوصف کہ چکنے
خون کے بھی نہ چھوٹے اور دیر ہوگئی ہو اُسکو عرف عام ہند مین جونک کا سو جانا کہتے ہین تو قدرے نمک
اُسکے مُنھ پر لگا وین فی الفور چھوٹ پڑیگی پھر اُس موضع کو گرم پانی سے اچھی طرح دھوکر پولٹس السی کا باندھ دین
یا موٹی روئی کا گودہ باندھین اور اگر خون زیادہ بہے اور اُسکا بند کرنا منظور ہو تو اُسپر ایک نمد کا ٹکڑا یا روئی کا
دبیز پھاہا رکھکر باندھ دین مضبوط کسی ہوئی پٹی سے اگر اس سے بھی بند نہو تو حجر جہنم یعنی کاسٹک سے داغ دین
باقی اِسکا طریقہ ترتیب وغیرہ مسائل متعلق اِسکے کتب مطولہ سے اخذ کرنا چاہیین **فصل چہارم حراریق** کہ اُسکو
منفطات بھی کہتے ہین یعنی پلسٹر لگانا اکثر واسطے جذب و امالۂ مواد کے لگاتے ہین چنانچہ التہاب مخ اور ریہ
اور رمد اور اکثر امراض عصباتی مین استعمال اسکا کرتے ہین طریقہ اسکے استعمال کا یہ ہے کہ ایک عفص کپڑہ
پر آرد گندم کا خمیر بطور ٹکیہ کے بچھاکر ذراریح مسحوق یعنی بلسٹرنگ فلائی مسحوق چھڑک کر جس جگہ آبلہ اُٹھانا
منظور ہو موسم گرمی مین بارہ [۱۲] گھنٹہ تک باندھین یا چودہ گھنٹہ تک اور جاڑے کے موسم مین چودہ [۱۴] گھنٹہ سے
بیس گھنٹہ تک باندھین تاکہ وہان آبلہ اُٹھ آوے بعدہٗ اِس پولٹس کو دُور کرکے اُس آبلہ کو مقراض سے
کتر دین کہ اُسکے اندر کا پانی نکل جاوے اور اگر اُسکا خشک کرنا منظور ہو تو چقندر یا کیلے کے پتہ پر مکھن یا
مرہم بسیط یعنی سمپل آئنٹمنٹ لگاکر باندھین اور اگر کئی روز بہانا منظور ہو تو تیسرے روز مرہم ذراریح اُسپر لگا دین یا
مسحوق ذراریح چھڑک دین لیکن جاننا چاہیے کہ ذراریح جانور سمی ہے اسکے استعمال سے مثانہ اور اعضاے
بول کو ضرر پہونچتا ہے پس اگر سوزش یا احتباس بول یا درد آلات بول مین محسوس ہووے تو مدر بارد
بدرقۂ قلیل کافور کے استعمال کرا دین اور جب حراقہ یعنی پلاسٹر قفا پر لگایا جاویگا تو امراض صداع اور
مخ اور آنکھون اور مُنھ کو مفید ہوگا اور پس گوش لگانا بھی انھین امراض کو سود مند ہے اور عارضہ رمد مین
صدغین پر لگاتے ہین اور امراض قلب و ذات الریہ مین سینہ پر لگاتے ہین اور مغص وغیرہ امراض بطن مین

بطن پر لگاتے ہین اور گردن وغیرہ اعضا پر بتیلی بھر چوڑا اور صدغ اور خلف اُذن پر روپیہ بھر چوڑا اسیطرح حسب مناسب عضو پر لگانا چاہیے **فصل پنجم بیان مین خمصہ کے** - یہ بھی ایک عمل جرّاحی ہی کہ امراض باطنہ مزمنہ کے امالہ اور اخراج مادّہ کی نظر سے ہاتھ مین یا پنڈلی مین یا اور کسی جگہ پر زخم ڈالتے ہین اور اُسکو زمان مطلوب تک بہاتے ہین وہی مادّہ مستحیل بریم ہو کر نکلجاتا ہے اور مریض کو صحت ہوجاتی ہے طریقہ اُسکا یہ ہی کہ بذریعۂ کسی جوہر کاوی کے جیسے پٹاس کاوی جسکو حجر المخمصہ بھی کہتے ہین یا حجر الجہنم یعنی کاسٹک کے یا بذریعہ ذراریح بلسٹر کی فلائی یا بذریعۂ کئی یعنی آگ سے داغنے کے یا بذریعۂ نشتر کے زخم ڈالتے ہین اسطرح کہ ایک ٹکڑہ موم کا بقدر ایک روپیہ کے لیکر وسط مین اُسکے مشور برابر سوراخ کرکے پٹاس کاوی اُسمین رکھکر اُسجگہ پر جہان داغنا منظور ہے رکھین اُسکے اوپر دوسرا ٹکڑا موم کا رکھکر پٹی باندہ دین اور چار گھنٹہ کامل بندھا رہنے دین پھر کھول ڈالین اور اُسکے زخم مین ایک چنا یا ایک موم کی گولی یا تخم بنفشہ یا تخم نارنج وغیرہ رکھدین اور اُسپر برگ نارنج یا کیلہ کا پتہ وغیرہ باندہ دین اور ہر روز اُسکی تبدیل کیا کرین جب تک کہ مادّہ کا بہانا منظور ہو یا نشتر سے جلد بقدر نخود شق کرکے ریشہ یعنی صوف رکھدین تاکہ اُس موضع مین تین چار دن مین پیپ پڑجاے اُسوقت صوف نکال کر نخود وغیرہ بدستور مصرحۂ صدر رکھین اور اگر کئی بالنار منظور ہو تو ایک توڑہ بندوق کا جلا کر داغین سات آٹھ روز خشک ریشہ اُسکا گرجاویگا اُسوقت حمصہ بدستور رکھدیوین بعض امراض مین برس دو برس تک جاری رکھا جاتا ہے مگر سب سے عمدہ طریق یہ ہی کہ جلد کو نشتر سے شق کرکے نسالہ یعنی صوف بھر کر تین دن کے بعد نسالہ نکالکر اُسمین حمصیہ یا ہاتھی دانت کا دانہ وغیرہ رکھدین تاکہ مواد اُس سے بہتا رہے اور مرہم ذباب ہندی یعنی ذراریح کا پلاسٹر بھی آتا ہی **فصل ششم بیان مین خزام کے** اُسکو خل بھی کہتے ہین یہ بھی ایک عمل جرّاحی ہے مادّہ کے امالہ اور نکالنے کے واسطے کرتے ہین اسطرح پر کہ ایک آلۂ خاص سے جلد مین سوراخ کرکے ایک فیتہ اُسمین ڈالدیتے ہین اور یہ فیتہ روئی یا کتان کا ہوتا ہے اس فیتہ کی راہ سے ریم وغیرہ بہا کرتی ہے رمد کے عارضہ مین اکثر مقام قفا چھید کر فیتہ ڈالتے ہین اور امراض مزمنۂ سر کو بھی یہ عمل بہت فائدہ کرتا ہے اور سینہ مین یہ عمل امراض صدر کے واسطے اور بطن مین امراض بطن کے واسطے کرتے ہین اسطرح پر کہ جلد کو ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھاتے ہین ایک کنارہ جلد کا ایک شخص مضبوط پکڑے رہتا ہی دوسرا کنارہ جراح اپنے بائین ہاتھ سے پکڑکر ابرۃ الخل یعنی سُوا جس مین فیتہ پرویا ہوتا ہے چھید کر دوسری طرف جلد کے نکالتا ہے اور فیتہ اُس زخم مین پڑا رہتا ہے پھر اُسپر نسالہ یعنی صوف رکھکر پٹی باندہ دیتے ہین تیسرے چوتھے روز بذریعۂ گرم پانی کے کھولکر نسالہ اور پٹی باہستگی علیحدہ کرکے فیتہ کو مکھن یا میٹھے تیل سے ترکرکے باہستگی اُس زخم مین کھینچکر دونون سرے اُس فیتہ کے مقراض سے کترکے پھر اُسپر پٹی باندہ دیتے ہین اور گدی تیل مین ترکرکے رکھدیتے ہین جس قدر مدت تک بہانا منظور ہو

تب تک بہاتے ہین اور فیتہ بہت لمبا ڈالتے ہین ہر روز اُس فیتہ کو بآہستگی نکالکر جسقدر فیتہ پیپ مین
آلودہ ہوگیا ہو اُسکو کاٹ کر دور کر دیتے ہین یہ عمل بھی امراض متطاولہ البطی السیر کیواسطے بہت مفید ہے اسکو
انگریزی مین سٹین کہتے ہین **فصل ہفتم بیان مین کئی یعنی داغنے کے** کاویات اُن اشیا کو کہتے ہین جنکی خاصیت
یہ ہے کہ جب جلد سے ملاحق ہووین یعنی جلد پر رکھے جاوین تو ترکیب جلد مین فساد ڈالدیوین پھر تہین خشکریشہ
پڑکر مادہ اُنہین سے نکل کر خشک ہوجاوے پس عمل کئی یا تو آگ کے ذریعہ سے ہوتا ہے اسطرحپر کہ آلات کاوی
کو آگ مین رکھکر اسقدر گرم کرتے ہین کہ وہ سُرخ ہوکر سپیدی مائل ہوجاوے اُسوقت فی الفور موضع مقصود پر رکھکر
داغ دیوین یا سوا آگ کے اور جواہر کاویہ سے داغین اسطرح پر کہ بہت احتیاط کے ساتھ جزو کاوی جلد پر لگاوین
مثل پوٹاسا کاوی جسکو ڈاکٹری مین کاسٹک پوٹاس کہتے ہین یا تیزاب افضہ یعنی نیٹریٹ آف سلور اور جملہ
کاویات کو انگریزی مین کاسٹک یعنی جلانیوالی شے کہتے ہین یہ چیزین عضو کو جلا دیتی ہین یا مُردہ کر دیتی ہین مثلاً
گوشت زائد اور مسون اور سرطان وغیرہ پر جلانے کیواسطے لگاتے ہین پس اِن جواہر کاویہ کو انگریزی مین
پوٹنشل کاٹیریز کہتے ہین پوٹنشل کے معنی قوی اور کاٹری کے معنی جلانیوالی اور جو دھات کو گرم کرکے اُس سے
جلاتے ہین اُسکو۔ ایکچوآل۔ کاٹری کہتے ہین۔ ایکچوال کے معنی اصلی کے ہین اور اُسکے آلات ہوتے ہین جیسے
مقصّہ بشکل اسطوانہ کے ہوتی ہے اکثر امراض مزمنہ جب کسی دوا سے نہین دور ہوتے ہین تو اِس سے جاتے ہین
جیسے وجع مفاصل مزمن کہ مقصّہ کو مثل آگ کے سُرخ کرکے جب مائل سپیدی ہوجاوے آدھے منٹ تک موضع درد
پر رکھتے ہین یہانتک کہ جلد جل جاوے اور بر سبیل تعاقب چند داغ بھی دیتے ہین بفاصلہ ایک ایک انچھ کے
اور امراض صدر مین اضلاع پر داغ دیتے ہین اور امراض سر مین قمۃ الراس پر داغتے ہین اور بعد داغنے کے
کپڑا تیل مین اور سپیدی بیضۂ مرغ مین لت کرکے تر کرکے رکھتے ہین اور اگر التہاب شدید پیدا ہو تو منج ملیّن
رکھتے ہین اور صوفان یعنی آدن اور روئی وغیرہ سے بھی داغتے ہین اُسکو بھی مقصّہ کہتے ہین **فصل ہشتم
بیان مین معالجات جروح وقروح کے**۔ ازانجملہ ایک مرہم ہے کہ تیل اور چربی یا موم سادہ یا مستحضرات
نحاسیہ یا زیبقیہ یا رصاصیہ وغیرہ ملا کر بناتے ہین اور زخم پر لگاتے ہین تاکہ سہولت سیلان صدید کی ہووے
اور التحام (اندمال) پر معین ہووے وغیرہا دوسرے فرورات وہ دوائین کہ نہایت باریک پیسکر زخم پر چھڑکین واسطے
ازالۂ عفونت یا دفع کرنے بدگوشت کے یا خون سائل کے بند کرنے کے واسطے تیسرا انسالہ ہے کہ جامۂ کتان یا پُرانی
روئی کے کپڑے کے دھاگے نکالکر اکٹھا کرکے بطور رفادہ کے قروح وجروح پر رکھتے ہین یا اُسکو روغن یا مرہم
مناسب مین تر کرکے رکھتے ہین ہندوستان کے جرّاح اُسکو صوف کہتے ہین۔ چوتھے رفائد ہین اور رابطہ مین فادہ
بطور پھاہے کے ہے اور طول وعرض مین حسب ضرورت محل کے مختلف ہوتا ہے کبھی اسپرنج رکھنے کیواسطے

ضرورت ہوتی ہے اور کبھی وسائد کی حفاظت کے واسطے کبھی مرہم کے لگے رہنے کے واسطے وغیرہ اغراض سے
رفادہ رکھا جاتا ہے اور اربطہ چپٹون کو کہتے ہین یہ طول و عرض مین مختلف ہوتی ہین بحسب ضرورت اور عضاکے
مثلاً جو ہاتھ پاؤن مین پٹیان باندھی جاتی ہین وہ ڈیڑھ انچہ سے تین انچہ تک کی چوڑی ہوتی ہین اور جو اصابع مین
استعمال ہوتی ہین وہ آدھ انچہ عریض اور ایک ہاتھ سے دو ہاتھ تک طویل ہوتی ہین اور ران کی پٹیان
سب سے زیادہ عریض و طویل ہوتی ہین اور بندش ان پٹیون کی مختلف اور ایسے سنجیدہ طریقہ سے ہوتی ہے
کہ نہ عضو کو شدت کی اذیت پہونچے اور نہ ڈھیلی بندھے اور جس موضع پر باندھی جاوے اُس موضع کی صورت کے
مناسب ہووے (بندشرا) دیکھنے اور سیکھنے سے یہ دستکاری جلد آجاتی ہے اسیطرح تلقیح یعنے ٹیکا لگانا کہ اسکو تطعیم بھی کہتے
ہین اور شگاف دینا بد وغیرہ مین اور ختان یعنی ختنہ کرنا وغیرہ دستکاریان مبحث جراحی مین بیان کی جاوینگی
اسی طرح طریقے علاج کے باطنی ہین یعنی داخل بدن مین اثر دوا کا از روے استعمال باطن کے پہونچانا اِسکے
باب مین ڈاکٹرون کا اختلاف آرا ہے بعض کی راے ہے کہ تمام امراض التہاب کے سبب سے پیدا ہوتے ہین
یہ لوگ فقط مضعفات دواؤن سے معالجہ کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ ہر مرض ضعف سے ناشی ہوتا ہے پس وہ
ہر مرض مین مقویات سے علاج کرتے ہین بعض کی راے ہے کہ تمام امراض فساد اخلاط سے ہوتے ہین یعنی جسم
مین جو رطوبات اور سائلات ہین اُنکے فساد سے مرض لاحق ہوتا ہے اسیطرح بہت مذاہب ہین مگر طب جدید مین
طریقہ مستحسن اختیار کیا گیا ہے یعنی سب مرض سبب واحد سے نہین پیدا ہوتے ہین جو ایک طریقہ کا علاج اختیار
کیا جاوے بلکہ بعض امراض التہابی ہوتے ہین جنکا سبب قوت ہے انمین مضعفات سے معالجہ کرتے ہین اور
بعض امراض بسبب ضعف کے ناشی ہوتے ہین انکا علاج قوت ہے اور بعض امراض عصبانی ہین یعنی اختلال
اعصاب سے پیدا ہوتے ہین انمین اصلاح اعصاب سے کرنا چاہیے اور بعض امراض ایسے ہین کہ ابتدا بسبب قوت
کے ہوتے ہین آخر کو مستحیل بضعف ہوجاتے ہین اور بعضے بالعکس اسکے ہوتے ہین یعنی ابتدا ضعف سے ہوتی ہے
آخر کو قوت ہوجاتی ہے اور بعض ایسے ہین کہ ابتداءً قوت ہوتی ہے آخر کو منجر بفساد اخلاط ہوجاتے ہین اسیطرح
بہت سے انواع اور اسباب ہین ہر سبب کے موافق علاج کرنا چاہیے مثلاً امراض التہابیہ زیادتی کمیت خون
سے ہوتے ہین خواہ وہ زیادتی خون کی تمام بدن مین ہو یا خاص کسی عضو ریئس مین ہو اسحالت مین معالجات
مضعفہ سے علاج ہوگا یعنی وہ تدبیر کیجاوے جس سے تنقیص (کمی) خون کی ہووے اور کیفیت اُسکی اعتدال پر آجاوے
مثلاً آب سرد و شیرین صاف یا آشجو رقیق یا آب منقوع خطمی و خبازی یا زہر خطمی و خبازی یا فصل اللبن یعنی ماء الجبن
یا شیرۂ تخم خرفہ یا لعاب بہدانہ وغیرہ اسیطرح امراض ضعف مین یعنی جنمین ملمس سرد ہے نبض ضعیف و صغیر ہے لون بات
ہے اور خون مین بعض جز اہر جن سے خون مرکب ہے مفقود ہوگئے ہین یا مقدار مناسب طبعی سے کم ہوگئے ہین

مریض پر ثقل و حرکت دشوار ہے اشغال شاقہ مین معذور ہے تو ایسے حال مین اغذیہ جیدہ اور ادویہ مقویہ
دینا چاہیے اور اکتساب ہواے صاف کا کرانا چاہیے اور اشربہ مقویہ اور کڑوی دوائین مثل کنیا جسکا
کونین ہے یا چرائتہ اور استحضارات حدید یہ یعنی نگجر آئرن وغیرہ اغذیہ او راشربہ منبہہ خفیف جیسے خرفہ پالک وغیرہ
بقول خضراور کھنین سرکہ پڑا ہوا اسکو سلطات یعنی سلاد کہتے ہین اور بھنا ہوا گوشت یا لحم بختل یعنی شوربا وارکوبر
قہوہ اور چاء پلا دین اور آب سرد سے حمام کرا دین اور اگر موسم سرا ہو تو بدن کو اونی کپڑون سے گرم رکھین
اور اگر مرض مزمن ہو اور حشاتک نوبت پہونچی ہو تو ریاضت مناسب کرا دین اور سفر دریا کرا دین اور گھوڑے
کی سواری وغیرہ تدابیر کرین جس سے تولید خون زیادہ ہو اور جریان خون اچھی طرح ہووے **مسہلات و**
مقیات بعض دوائین ایسی ہین جو مادہ کو براہ دہن نکالتی ہین انکو ادویہ مقیہ کہتے ہین اور بعض دوائین
مادہ کو پاخانہ کی راہ سے نکالتی ہین انکو ادویہ مسہلہ کہتے ہین جب افرازات حشاء باطنی کے زیادہ ہوجاتے ہین
اسوقت یہ دوائین استعمال کیجاتی ہین اور اکثر زیادتی افرازات کی کبد یا معدہ وغیرہ قنات ہضمی مین ہوتی ہے
پس اگر بحالت زیادتی افرازات کے منہ مین لبلباہٹ ہو اور ذائقہ زبان ترش ہووے اور رنگ زبان کا
سپید ہو اور مادہ پختہ اسپر جمع ہو تو مسہل دینا واجب ہے اور اگر ذائقہ دہان تلخ ہو اور رنگ زبان زرد ہو اور
متغطی بطبقہ مصفر ہو تو اسوقت مین مقیات دینا چاہیے اور بحالت شکایت قبض کے بھی مسہل دیوین اور قبض
پوشیدہ ۱۲ زرد ۱۲
عبارت اس سے ہے کہ مادہ ثفلیہ محتبس ہوگیا ہو خارج کی طرف کو منحدر نہ ہوتا ہو اور یہ بات اکثر بباعث
اغذیہ کے ہوتی ہے یا جدران امعی مادہ سائلہ کا امتصاص زیادہ کرلیتی ہین تو فضلات خشک ہوجاتے ہین
بسبب یبوست کے مزلق نہین ہوتے ہین یا خود قنات ہضمی مین مادہ حاد مزمن ہیجان مین آگیا ہو جسکی وجہ
آنتون ۱۲
سے احتقان جدران امعا مین ہوکر موجب احتباس مواد ثفلیہ کا امعا مین ہووے اور ادویہ مسہلہ ہیجان
تہیج پیدا کرتی ہین اور بعض ادویہ مسہلہ مین غائلہ سمیت ہے پس اسکے استعمال مین بہت احتیاط درکار ہے
طبیب ماہر کی راے سے مسہل لینا چاہیے **ادویہ معرقہ و مفتحہ** یہ دوائین مسامات بدن کو کھولتی ہین اور
پسینہ کو نکالتی ہین اسکی چند قسمین ہین سب مین قوی اور سریع الاثر حمام حار یا حمام بخاری ہے اور بھی گرم
پانی مین پانوءن رکھواتے ہین یا ہاتھ رکھواتے ہین اور بھی بعض ازہار و بزور مین خاصیت تفتیح مسامات کی ہے
جیسے چوب چینی و عشبہ و ساسفراس اور استحضارات نوشادری وغیرہ ہین مگر اسکا استعمال بھی احتیاط کے ساتھ
کرنا چاہیے کثرت اخراج عرق موجب ضعف قوت ہوتا ہے **ادویہ قابضہ** ادویہ قابضہ وہ دوائین ہین
جنمین یہ خاصیت ہو کہ منسوجات کو سکوڑتی ہین اور انمین قبض پیدا کرتی ہین ایسی دوائین اسوقت استعمال کیجاتی
ہین جب منسوجات اعضا مین استرخا ہو اور افرازات زیادہ ہوگئے ہون مثلاً اسہال ضعفی ہو یا استرخاء معدہ ہو

یا تے آتی ہو اور غذا نہ کھائی جاتی ہو جیسے استحمام بارد یا مشروبات باردہ یا پانی جسمین سرکہ یا لیمو کا عرق
یا حموضت معدنی ملائی جاوے یا وہ دوائین جنمین بالطبع خاصیت قبض کی ہو جیسے کاد ہندی یعنی کتھہ
یا دم الاخوین یا طین الحدید وغیرہ اور انکا استعمال امراض ضعف اور امراض مزمنہ مین کیا جاتا ہی جنکے ساتھ زیادتی
افراز کی بھی لاحق ہو جیسے دست آتے ہون یا پسینہ بہت نکلتا ہو وغیر ذلک ایسی تدابیر کا استعمال بھی احتیاط
کے ساتھ چاہیے جب مطلب حاصل ہو جاوے تب استعمال انکا ترک کردین کیونکہ کثرت استعمال سے انکے
احتراق لاحق ہو جاتا ہے ادویۂ مدر بول وطمث یہ وہ دوائین ہین کہ اعضاء تناسل اور اعضاء بول کے
فعل کو زیادہ کرتی ہین اور یہ اسوقت استعمال کرائی جاتی ہین جبکہ ان اعضا کے فعل کو قوی کرنا منظور ہو
یا رطوبات زیادہ ہوگئی ہون انکا اخراج کرنا منظور ہو اسیواسطے عارضۂ استسقا مین استعمال انکا کیا جاتا ہی
اور حالت احتباس طمث مین ادویۂ مدرۂ طمث دیجاتی ہین پس ادویۂ مدر بول استحضارات پوٹاس اور
نوشادر اور عنصل اور ڈجیٹال وغیرہ ہین اور مدر طمث استحضارات حدید اور صبر اور زعفران وغیرہ ہین اور
بحالت استعمال ان ادویہ کے غذاے مقوی کھلانا چاہیے ادویۂ مسکنہ ومخدرہ یہ وہ دوائین ہین کہ عصاب پر
اثر کرتی ہین اور خوشبو دار ہوتی ہین جیسے مشک کافور وجند بیدستر وہینگ وغیرہ یہ امراض اعصاب مین
استعمال کیجاتی ہین جبکہ التہابی مرض مطلق نہ ہووے جیسے جنون یا صرع وغیرہ اور کبھی امراض عفنیہ اور
امراض ضعف مین بھی دی جاتی ہین کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی منبہات دواؤن مین داخل ہین مثل تج اور
لونگ وغیرہ کے اور جو تیل قوی الرایحہ ہو اور نفوذ کرتا ہو مثل عطر گلاب وغیرہ کے وہ امراض ضعف اعصاب
وغیرہ مین دیتے ہین استحمامات دوائیہ یعنی بذریعۂ پانی کے اثر مسامات کی راہ سے پہونچایا جانے اسکی
دو قسمین ہین ایک بسیط جسمین فقط آب گرم یا آب سرد استعمال کیا جاوے دوسرا مرکب جسمین قوت دوا کی پانی
مین لیکر مسامات کی راہ سے بدن مین پہونچائی جاوے پس حار بسیط پسینا نکالتا ہے اور تنقیص کمیت خون
کی کرتا ہے اور امراض حادہ کو نافع ہے اور ایک استحمام جلوسی ہے یعنی ظرف وسیع مین آب گرم بسیط
یا مرکب بھر کر مریض کو اسمین بٹھالین یا حمام قدمی کہ پانی ظرف مین بھر کر پیر مریض کے اسمین رکھوا دین یا
حمام البدن کہ ہاتھ اسمین رکھوا دین اور حمامات باردہ ہوتے ہین انمین آب سرد کا استعمال کراتے ہین اس سے
تقویت جسم کی حاصل ہوتی ہے اور اسمین جو ادویہ طبخ کیجاتی ہین انکا اثر عصاب مین پہونچتا ہے اور امراض
ضعیف کو مفید ہوتا ہے اور اکثر اس سے غسل کرایا جاتا ہے اور استحمامات دوائیہ مین ادویۂ ملینہ یا مقویہ یا کبریتیہ
یا قلویہ یا ملحیہ یا حدیدیہ وغیرہ حسب مناسب حال مرض کے ملائی جاتی ہین تغیرات مرضیہ جب منسوجات
مین کسی عضو کے اعضاے بدن انسانی سے کسیطرح کا تہیجہ حاصل ہوگا فی الفور خون اسطرف متوجہ ہو کر جمع ہوگا

اور بسبب ایسے احتقان دم کے اجرار لاحق ہوگا جسکو ڈاکٹری مین انفلامیشن کہتے ہین اور بھی بسبب زیادتی
مقدار خون کے ورم آجاویگا اور چونکہ ہر عضو مین اطراف اعصاب کی متوزع اور منتشر ہین بسبب ضغط احتقان
دم کے الم محسوس ہوگا خواہ اعضاء باطنی ہون خواہ ظاہری کیونکہ اعصاب محل احساس ہین اسی واسطے
انضغاط اسکا محدث الم ہے اور شدت اور خفت عوارض کی منحصر اوپر شدت وخفت احتقان دم کے ہے
جس قدر احتقان دم کم ہوتا جاویگا اُسی قدر ورم اور سُرخی اور درد کم ہوتا جاویگا یہانتک کہ صحیح ہوجاویگا
یا آنکہ بسبب اُسی احتقان کے ریم پڑجاویگی اور منفجر ہوکر اندمال ہوجاویگا یا منجر بموت اُس عضو کے ہوجاویگا
اسی طرح منسوجات لینفاوی مین جب لینفا کا احتقان ہوتا ہے تو حجم اُس عضو کا بڑھجاتا ہے پس اگر قابل
تحلیل ہے تو تحلیل ہوجاتا ہے اور یہ بات اُسوقت تک ہوتی ہے کہ احتقان لینفا اس درجہ کو نہو کہ ترکیب
عضو مین تغیر ڈالے اور جب فساد ترکیب عضو مین پڑجاویگا تب تحلیل دشوار ہے اور یہ بات اکثر اعضاء غدیہ
مین ہوتی ہے اور جن اعضا مین کہ غدوی نہین ہین مگر اوعیہ بیضاء انمین ہین پس اطراف مین اُن اوعیہ بیضاء
کے احتقان لینفا کا ہوجاتا ہے اور ما سوا ان اعضا کے بھی احتقان لینفا کا ہوتا ہے اُس سے درد شدید
پیدا ہوتا ہے ایسے احتقان کو احتقان ابیض کہتے ہین اور اکثر یہ احتقان مزمن اور غیر مؤلم ہوتا ہے جیسے امراض
خنازیریہ وغیرہ اور کبھی احتقان مصلی ہوتا ہے یعنی منسوجات اعضا مین خلا یا ہین اور بعض اجزا اُس عضو کے
دوسرے عضو سے منضم ہین وہان رطوبات مائیہ محتقن ہوگئی تو اس سے عوارض پیدا ہوتے ہین اور کبھی یہ
منسوجات اعضا مین مادۂ غیر اعتیادیہ بھی جمع ہوجاتا ہے جس سے اورام دمویہ اور اورام فطریہ اور درنیہ
اور مادہ شحمیہ اور ضخامت یا لاغری یا مادۂ سرطانیہ یا عضو کی صلابت مین لینت یا عضو کی لینت مین صلابت
آجاتی ہے پس یہ سب تغیرات مرضیہ تمام منسوجات اعضا مین حادث ہوسکتے ہین ظاہراً و باطناً یعنی خارج اعضا
اور داخل اعضا دونون مین لاحق ہوتے ہین اور اورام دمویہ اور اورام وعائیہ ممتلیہ من الدم خلقی بھی
ہوتے ہین اور عارضی بھی ہوتے ہین اور کبھی جب یہ مفتوح ہوتے ہین تو سیلان خون کا انسے منقطع نہین
ہوتا ہے یہانتک کہ منجر بہلاک ہوتا ہے اور اورام فطریہ ظاہر جلد پر نمودار ہوتے ہین اور جاتے رہتے ہین
اور پھر عود کر آتے ہین اور اورام درنیہ کا مادہ سپید اور صلب ہوتا ہے منسوجات اعضا مین آجاتا ہے
علی الخصوص پھیپھڑہ یا ہڈیون مین جسکا بیان مفصل آگے آویگا اور ضخامت اس سبب سے آجاتی ہے
کہ منسوجات مین زیادتی ہوجاوے اور تحلیل کم ہووے اور ضمور اس سبب سے ہوتا ہے کہ تغذیہ بخوبی نہ واقع
ہو اور تحلیل زیادہ ہووے اور مادہ سرطانیہ ترکیب بنیہ سے خارج ہے پہلے ایک مادہ خشک اور صلب پیدا ہوکر
متقرح ہوجاتا ہے اور اُس سے خون سیاہ عفن نکلتا ہے اور بنیہ کو خراب یا ہلاک کردیتا ہے اور اجزائے بخو مین

جب سختی آجاوے تو وہ صلابت ہے۔ اور کبھی باطن اعضا مین حیوانات پیدا ہو جاتے ہین جیسے کیدان معوی
کبھی منسوجات اعضا مین کیڑے پڑ جاتے ہین جیسے دیدان حویصلیہ اور کبھی خارج مین جلد پر حیوانات پیدا
ہو جاتے ہین جیسے جرب مین یا جلد سے بھی خارج پیدا ہوتے ہین جیسے قمل وغیرہ۔ **بیان التہاب کا** واضح ہو

خارش ۱۲ جوں ۱۲

کہ التہاب کا حدوث ہر جزو مین اجزاء جسم سے ہو سکتا ہے خواہ ظاہر مین ہو خواہ باطن مین ہو پس جبکہ کسی
عضو مین حرارت اور سرخی اور درد اور ورم پیدا ہوگا وہ عضو ملتہب قرار پاویگا اور ہر عضو کے التہاب سے
اعصاب کو ضرر پہونچتا ہے پس زیادتی دم سے سرخی اور حرارت اور ورم ہوتا ہے اور ثوران اعصاب سے

خون آشام

درد ہوتا ہے جس طرح پسو کے کاٹنے سے یا مچھرون کے کاٹنے سے یا کانٹے کے چبھنے سے جلد پر یہ باتین مشاہدہ
مین آتی ہین کیونکہ انکے چبھنے سے اعصاب پر صدمہ پہونچتا ہے اُس صدمہ سے درد ہوتا ہے اور درد موجب
جذب خون کا اُس جگہ ہوتا ہے اور اسباب التہاب کے بکثرت ہین جیسے مؤثرات خارجیہ اور اشیاء مُہیجہ

اثر کرنیوالے ۱۲

یا منبہہ یا تغیرات جویہ یا انفعالات نفسانیہ اور یہ اسباب زیادہ تر امزجۂ دمویہ اور عمر شباب مین یا معتادین

جو کھانے والے ۱۲

اغذیۂ جیدہ یا حضرات کثیر الاکل یا میخوارون وغیرہ کو زیادہ اثر کرتے ہین پھر یہ اسباب یا مقارن ہوتے ہین
یعنی فی الفور بمجرد تاثیر سبب کے حدوث التہاب کا ہو جاتا ہے جیسے ضربات و سقطات یا حرق یا آلات واخزہ

چھونے والے ۱۲

اور قاطعہ وغیرہ کے اور یہ اسباب غیر مقارن ہوتے ہین یعنی بنیۂ انسانی مین اثر کرتے ہین اور خون مین ملجاتے
ہین اُسوقت اُسکا اثر ظاہر ہوتا جیسے اغذیۂ مہیجہ یا مشروبات روحیہ وغیرہ ہین پھر ضرر انکا یا تمام بدن کے خون

ہیجان مین لانیوالے ۱۲ شراب وغیرہ ۱۲

مین ملجاتا ہے اور تمام بدن کے خون کو خراب کرتا ہے یا بعض اعضا کے خون کو فاسد کرتا ہے یا اعضا کو مستعد
بقبول امراض کر دیتا ہے کہ پھر اندک سبب ضعیف سے التہاب ہوتا ہے اور التہاب سے اکثر امراض پیدا
ہوتے ہین یعنی انکا اثر ابتداءً نہین ہوتا بلکہ جب یہ خون کے ساتھ ملجاتے ہین تب اثر ہوتا ہے مثلاً اس قسم کی
غذائین کھائین کہ اُنکا خون بدن کے خون مین ملا اور اُسنے خون مین التہاب پیدا کر دیا یا اشربۂ روحیہ کا
استعمال کیا اُس سے خون بمقدار زائد پیدا ہوا یا اُسنے کسی مادہ کو منجملہ مواد خون کے کم و زیادہ کر دیا اُس سے
خون مین التہاب پیدا ہو گیا اور یہ التہاب تدریجی ہوتا ہے کبھی یہ چیزین خون کو مستعد بقبول التہاب کر دیتی ہین
پس اندک تحریک سے یا بلا تحریک مدت ممتد مین التہاب پیدا ہو جاتا ہے کبھی ایسے وقت مین کوئی سبب مرض
کا نہین سمجھ مین آتا ہے مثلاً اکثر التہاب ریہیا التہاب مفاصل مین ایسا ہو جاتا ہے کہ کسی غذا وغیرہ نے
مدت خون کے اجزا مین کوئی جزو زیادہ پیدا کر دیا مثلاً مادۂ لیفیہ یا مادۂ حدیدیہ باعث استعمال غذا کے
بتدریج زیادہ پیدا ہو گیا آخر کو ایک زمانہ کے بعد التہاب ظاہر ہوا اور تشخیص خون سے وہ التہاب جانا گیا
اور سبب التہاب کا ظاہر نہ ہوا بہر کیف یہ بات جان لینا چاہیے کہ التہاب عبارت اس سے ہے کہ بسبب

ورد ورم کے فعل حیوی اُس عضو کا زیادہ ہو جاوے اور علامات التہاب اوپر بیان کیے گئے ہین پس سُرخی
رنگ کی بہت بڑی علامت التہاب کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خون اُس مقام پر ٹھہر گیا ہے اور یہ
دلیل توفیر تولید خون کی ہے اسی طرح التہاب دوا ے حریف کے ضماد کرنے سے کسی عضو پر یا اجزا ے
حادہ وحریفہ کے کھانے سے یا حرق یا حج سے التہاب مقارن لاحق ہوتا ہے اور یہ بھی التہاب ہوا ے حار
یا بارد کے اثر کرنے سے یا باد سموم کے استنشاق سے یا ایسی ہوا کے استنشاق سے جسمین اجسام غریبہ ممزوج ہون
یا کثرت عیاشی یا بہت چلانے سے پس اسباب التہاب یا کسی خاص نسج عضوی مین ہوگا جسطرح اکثر ضرب
وحرق اور کسر اور جرح وغیرہ مین ہوتا ہے یا تمام اعضا مین التہاب ہووے یہ التہاب عام اکثر ماکل و مشارب
اور استعمال کرنے جواہر منبہہ سے باطن مین یا اعمال شاقہ یا انفعالات شدیدہ نفسانیہ سے عارض ہوتا ہے
ایسے التہاب مین تعب عام سب اعضا مین ہوتی ہے تمام جسم گرم ہو جاتا ہے نبض مین تواتر آجاتا ہے اسکو
حمی یعنی تپ کہتے ہین بیان الم یعنی درد کا۔ درد کبھی التہاب مین پایا جاتا ہے اور کبھی غیر التہابی مرض
مین بھی ہوتا ہے التہاب کے واسطے درد کا ہونا لازمی اور ضروری نہین ہے مگر اکثر ہی ہے اور درد بھی
کبھی خفیف ہوتا ہے کبھی شدید ہوتا ہے کبھی ایسا اخف ہوتا ہے کہ مریض کو اُسکی طرف التفات بھی نہین ہوتا ہے
اور کبھی اس درجہ اشد ہوتا ہے کہ اسکے صدمہ سے جان جاتی رہتی ہے اور بھی جن اعضا مین اعصاب
کم ہین اُنمین درد کم محسوس ہوتا ہے اور جن اعضا مین بالکل عصب نہین ہین اُنمین مطلقاً درد محسوس نہین
ہوتا ہے اور جو اعضا کہ نرم اور رخو قابل تمدد ہین اُنمین بھی درد محسوس نہین ہوتا ہے اور جن اعضا کو
اتصال مخ کے ساتھ بذریعہ اعصاب کے نہین ہے اُنمین بھی احساس درد کا نہین ہوتا ہے اور کبھی حالت
سُبات اور غفلت وغیرہ مین بھی درد محسوس نہین ہوتا ہے اور عالم پیری مین بھی احساس درد کا کم ہوتا ہے
بہرکیف درد کے مراتب مختلف ہین شدت اور خفت مین سب سے درد شدید حالت حرق مین ہوتا ہے
کہ جسکا تحمل دشوار ہے اور بعض درد اس قسم کا ہوتا ہے کہ مریض کو ہرگز محسوس نہین ہوتا کہین بحالت ضغط
کے معلوم ہوتا ہے یعنی جب اُس موضع کو دباوین تب درد محسوس ہوتا ہے یا جب اُس عضو کو حرکت دین اُسوقت
محسوس ہوتا ہے اور درد کبھی ناخس ہوتا ہے یعنی کوئی چیز چبتی ہوئی معلوم ہوتی ہے یا درد نابض ہوتا ہے
یعنی درد کے ساتھ تپک اور دھمک معلوم ہوتی ہے اور کبھی محرق ہوتا ہے یعنی سوزش اور جلن کے ساتھ ہوتا ہے
بیان حرارت کا۔ حرارت بھی التہاب کے واسطے لازم اور ضروری نہین ہے التہاب اعصاب مین حرارت
نہین ہوتی ہے البتہ احتقان دم مین جو مورث احمرار جلد کا ہوتا ہے اُسمین اکثر حرارت ہوتی ہے اور جسقدر
اجزاء ملتہبہ مین اوعیۂ دمویہ زیادہ ہونگی اُسی قدر حرارت بھی قوی ہوگی ہان بوڑھاپے کے التہاب مین

یا التہاب مزمنہ مین حرارت کم ہوتی ہے اور حرارت یا تو جاف یعنی خشک ہوتی ہے اسکے ساتھ پسینہ نہین ہوتا جلد خشک ہوتی ہے اور کبھی حرارت اس طرح پر ہوتی ہے کہ طبیب کو نہین معلوم ہوتا ہے اور مریض کو حرارت معلوم ہوتی ہے یا بالعکس ہوتی ہے یعنی طبیب کو نبض مین خواہ لمس مین حرارت معلوم ہوتی ہے اور مریض کو شعور اُسکا نہین ہوتا ہے۔ **بیان ورم** - ورم نتیجہ ہے زیادتی خون کا جو اجزاء ملتہبہ مین بھر جاتا ہے پھر یہ خون کبھی مستحیل بریم بھی ہو جاتا ہے آخر کار جلد کو شق کر کے نکلتا ہے اور بعض ورم بغیر التہاب کے بھی ہوتے ہین اور جو ورم التہاب کے باعث سے ہوتا ہے اُسمین ابتداءً سوزش اور احمرار کا ہونا ضروری ہے اور جسقدر ما اجزاے کثیر الرخاوت ہونگے ورم عظیم الحجم ہوگا بہر کیف احمرار التہاب کیواسطے ضروری اور لازم ہے البتہ اعضاء باطن مین جو التہاب ہوتا ہے اُسکا احمرار مشاہدہ اور معائنہ مین نہین آتا ہے اُسکی تشخیص اسطرح پر کیجاتی ہے کہ وظائف و افعال اُس عضو کے متغیر ہوویں اور نبض مین سُرعت ہو اور تمام بدن گرم ہو اور سقوط قوت ہو اور قشعریرہ یا برد اطراف ہو پسینہ آوے مگر یہ آثار بھی کبھی بغیر التہاب باطن کے پائے جاتے ہین اور التہاب کا اگر علاج نکرین اور طبیعت پر چھوڑ دین تو اُسکی چند صورتین مآل کار کو ہو جاتی ہین کبھی وہ خون جو اجزاء ملتہبہ مین جمع ہوا ہی خود بخود جاتا رہتا ہی اسکو طب قدیم مین بحران جید محمود کہتے ہین اور یہ اُسوقت مین ہوتا ہے کہ جب خون خارج نہ ہووے اور غائب ہو جاوے اور اپنی دعا سے نہ بہے اور کبھی یہ خون اپنی دعا سے بہ جاتا ہے اسصورت مین یا بسبیل عرق یا بسبیل ترشح یا بسبیل انصباب اپنے عضو مجاور مین آکر بتدریج زایل ہو جاتا ہے یہ بھی بحران محمود مین داخل ہے اسکو کہتے ہین کہ مادہ تحلیل ہو گیا کبھی اِسکا رنگ سُرخی سے مستحیل بسپیدی ہو جاتا ہے اُس وقت اسکو قیح اور ریم یعنی پیپ کہتے ہین بعدہ تفرق اتصال ہو کر مادہ قیحیہ یا صدیدیہ نکلتا ہے اسکو انفجار اور تقرح کہتے ہین اور کبھی التہاب خون کو عضو ملتہب خشک کر دیتا ہے یعنی خون کی رطوبات کو عضو ملتہب چوس لیتا ہے پھر وہ رطوبت یہان تک خشک ہو جاتی ہے کہ وہ عضو ملتہب بھی خشک ہو جاتا ہے اسکو تکثیف کہتے ہین - اور کبھی منتہی بازمان ہو جاتا ہے یعنی پہلے مرض حاد ہوتا ہے پھر مزمن ہو جاتا ہے اور کبھی منجر بفساد ترکیب ہو جاتا ہی اور کبھی منجر بموت ہوتا ہے یہ سب بیان تغیرات مرضیہ مرض التہابی کا ہوا پس جو علامات التہاب اعضاء ظاہر کے ہین وہی علامتین التہاب باطن کی ہوتی ہین مگر امراض لیمفاوی یعنی بلغمی مین احمرار جلد اور درد نہین ہوتا ہے اسکو التہاب ابیض کہتے ہین اور کبھی درد ہوتا ہے اُسکو التہاب ابیض مولم کہتے ہین اور التہاب ظاہر جلد کبھی منجر بہ تحلیل ہو جاتا ہے اور کبھی بھوسی کی طرح سے مادہ اُڑ جاتا ہے اور کبھی نوبت بتقرح پہونچتی ہے اور کبھی غانغرا یا یعنی موت عضو کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی التہابات جلدیہ منجر بالتہاب غشاء مخاطی قنات ہضمی کے ہو جاتے ہین اور کبھی التہاب قنات ہضمی کا منجر بامراض جلدیہ ہو جاتا ہے اور التہاب غشیہ مخاطیہ کا اکثر

تغیرات ہوا اور جو یا اقالیم یا فصول یا اغذیہ یا اشربہ وغیرہ سے ہوجاتا ہے جو موجب حدوث امراض عامہ کا مثل
حمیات وغیرہ کے ہوتا ہے اور افراز التہاب کی جسکو طب قدیم مین مادہ کہتے ہین کبھی شفاف پانی کی طرح اور
پھیکا اور تلخ یا حریف یا ترش یا شیرین اور کبھی سپید دودھ کی طرح اور کبھی زرد اور کبھی سبز اور کبھی مدمم یعنی پیپ نو ہو
ہوتا ہے اور قوام اسکا متغیر ہوتا رہتا ہے اور کبھی کریہ الرائحہ اور کبھی بلا بو کے ہوتا ہے اور کبھی عضو پر مادہ بصورت پردہ
کے جم جاتا ہے اسکو غشاء کاذب کہتے ہین اور کبھی اس مادہ مین دیدان پیدا ہوجاتے ہین اور زیادتی صفرا سے
بیشتر التہاب رودہ اثنا عشری مین ہوجاتا ہے اور کبھی مادہ زلالیہ مترشح ہوکر کسی عضو کی تجویف مین بھر جاتا ہے
جیسے استسقاء البطن یا استسقاء الراس وغیرہا پیدا ہوتے ہین اور کبھی مادہ سبب التصاق کا ہوجاتا ہے یعنی
ایک غشا دوسری غشا سے یا ایک غشا ایک عضو سے چمٹ جاتی ہے اور عضلات مین التہاب شاذ و نادر ہوتا ہے
بلکہ اگر التہاب عضلہ مین پایا جاوے تو یقین کرنا چاہیے کہ یہ التہاب منسوج خلوی مین جو الیاف کو منضم
کیے ہوے ہین لاحق ہوکر عضلہ مین پہونچا ہے اور عضلات مین جب مادہ متشرب ہوتا ہے تو اس سے امراض
عصبانی پیدا ہوتے ہین اور کبھی عضلات کے التہاب خفیف سے حمی لاحق ہوتی ہے جسمین بدن ٹوٹتا ہے درد
شدید عضلات مین ہوتا ہے اور جلد پر شدت حرارت کی نہین ہوتی ہے اور کبھی عضلات کا مادہ متحجر ہوجاتا ہے
اکثر یہ بات اوجاع مفاصل مین ہوتی ہے اور کبھی التہاب مادہ زلالیہ مین جو جسم مین موجود ہے لاحق ہوتا ہے
اکثر اس سے اوجاع مفاصل پیدا ہوکر نوبت تقرح اور تقیح کی پہونچتی ہے یا استسقاء مفصلی ہوجاتا ہے اور بشرہ مین
اور بالون مین کبھی التہاب نہین ہوتا ہے ہرچند تفصیل موادوں کی طب قدیم مین اس اسلوب اور اس نسق پر
نہین ہے مگر حکماء طب قدیم نے اصل اصول جملہ موادوں کا اخلاط اربعہ کو قرار دیا ہے اور وہ ایک امر قیاسی اور
عقلی انضباط کے ساتھ ہے مگر طب مغربی مین جو اکثر مریضون کی لاشین بعد مرنے کے چاک کین تو جو جو صورتین
موادوں کی مشاہدہ مین آئین اور جو جو حالتین اعضا کی دیکھنے مین آئین ویسا ہی بیان قائم کیا گیا اور یہ
بیان سراسر مطابق مشاہدہ کے ہوتا ہے چنانچہ پوسٹمارٹم کی کیفیتین ہمیشہ ہر ضلع سے لکھکر افسر اعلے
کے یہان جاتی ہین وہان سے طبع ہوکر تمام ڈاکٹرون کے پاس بذریعہ مڈیکل گزٹ کے پہونچتی ہین یہین
جو کوئی امر جدید ہوتا ہے وہ کتب مصنفۂ جدید مین درج کیا جاتا ہے پس فرق طب مغربی اور طب مشرقی مین
یہی ہے کہ حکماء مغرب کے مشاہدہ اور معاینہ مین جو جو قسم اور شکل کا مادہ آیا اسکو انھون نے بقاعدہ کمسٹری
تحلیل اجزا کرکے اپنے یہان کے عناصر کے مطابق استحالہ اسکا قرار دیا اور حکماء مشرق نے انھین عناصر
اربعہ کو اصل اصول بحکم عقل و قیاس کے مان لیا ہے اور ہر ایک مادہ اور خلطہ وغیرہ کے استحالات
کو طرف انھین اربعہ عناصر کے منسوب کرتے ہین فلا تباین بینہما - ہذا ما سنح ببالی لیشرا للہ لی امالی

چونکہ معالجہ بقاعدۂ ڈاکٹری اکثر ادویہ سمیہ سے ہوتاہے اور سموم مین بعض ایسے ہین کہ ہمارے ہم فن اُس سے واقف ہین اور بعض ایسے ہین کہ ہمارے ہم فنون کو اُس سے آگاہی نہین ہے اور بحث علاج مین جابجا یہ امر جتانا کہ یہ دواے سمی ہے اور اُسکی ماہیت سے آگاہ کرنا موجب تطویل ہے لہذا ہم بطور کلیات یہان تحریر کرتے ہین تاکہ ہمارے اخوان صفا اس سے واقف ہوکر موقع ومحل دیکھکر علاج کرین ہمارا مسلک اسبارہ مین یہ ہے کہ جو ادویہ غیر سمی اپنے تجربہ مین سریع الاثر ثابت ہوگئی ہین وہ بے تکلف مریض کو دیجاتی ہین اور جو دوا سمی ہین اُنکے استعمال مین جسارت نہین ہوتی ہے البتہ جب ادویۂ یونانیہ اور بھی ادویۂ غیر سمیہ انگریزی سے کام نہین نکلتا ہے اُسوقت بہت احتیاط کے ساتھ ادویۂ سمیہ انگریزی کا استعمال کرایا جاتاہے واضح ہو کہ زہر کی قسمین بلحاظ افعال و تاثیر کے تین طرح پر ہین اور اُنکے نام زبان انگریزی مین جداگانہ ہین ایک (آرّی ٹنٹ) دوسرے (نارگوٹک) تیسرے (نارکوٹک) اُوارّی ٹنٹ) چنانچہ مفصل حال اسکا بحث معالجات سموم مین آویگا یہان اسقدر جان لینا کافی ہے کہ بعضے سم قاتل ہین جیسے سنکھیا اور بعض ادویہ سمیہ ہین کہ زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے مار ڈالتی ہین کہ اُنکی تفصیل بیان کیجاتی ہے یعنی باعتبار تاثیر کے آرّی ٹنٹ عبارت اِس سے ہے جو زہر موذی اور موجع اور موتّرم (آماس کرنیوالا) اور اکال اور مقرح ہووے اُسکی کئی قسمین ہین ایک وجیٹل ایسڈ یعنی نباتاتی تیزاب کہ جب قدر شربت سے بہت زیادہ کھائے جائین تو اُنمین کسیقدر سمیت ہوتی ہے - دوسرے الکلائن کہ از قبیل کھار کے ہین جیسے پھٹکری اور چونہ وغیرہ کہ اُسکو بھی زیادہ استعمال کرنے سے نوبت بہلاک پہونچتی ہے تیسرے پرگٹو یڈ یشن یعنی ادویۂ مسہلہ مثل جمال گوٹہ جلپ شحم حنظل کالادانہ وغیرہ - چوتھے اسپیسفک ارٹینٹ یعنی جو ایک عضو خاص پر اثر سمیت کا پیدا کرتی ہین جیسے فاسفورس اور آیوڈین اور آیوڈائڈ آف پوٹاس اور سنکھیا وغیرہ اِنکا استعمال بدانست ہیچدان بغیر ضرورت شدید کے نہ کرنا چاہیے وہ بھی اس احتیاط کے ساتھ کہ قدر شربت سے بھی کم ہو اور استعمال فاسفورس اور آیوڈین اور سنکھیا اور آنٹمونی اور سیماب اور مرکبات سیسہ اور ہِس اور جست اور روح افیون وکچلہ وہیڈر وسانک ایسڈ وسکنائٹڈ آف پوٹاس واسپریٹ آف وین اور کلوروفام وغیرہ کے استعمال پر جسارت بدانست ہیچدان خسارت ہے باقی تفصیل سموم کی بحث سموم مین ذکر کی جاویگی اور حقیقت ادویہ کی بیان مین خواص وتاثیرات ہر دوا کے بیین ہوگی اُسکو دیکھاکہ سمجھکر علاج کرین اور بعض سموم جو لاعلاج ہین اُنکا استعمال بھی میری راے مین ناجائز ہے اور جو ایسے ہین کہ مقدار اقل قلیل مین ضرر شدید سمیّت کا پہونچاتے ہین اُنکے استعمال سے بھی مہماامکن اجتناب کرین اور جو ایسے ہین کہ مقدار وافر مین ضرر کرتے ہین اُنکو بقدر مناسب استعمال کرنے مین کچھ باک نہین ہے

کسواسطے کہ ہمارے یہان کی تمام ادویہ ایسی ہین کہ قدر شربت سے زیادہ استعمال کرنیسے کچہ ضرر رسان شدید نہین اور کچہ ضرر شدید نہین کرتی ہین۔

ختم ہوا رسالۂ دوم جلد دوم بحرمحیط کا

بحر محیط جلد دوم

کا

رسالۂ سوم

امراض عامہ کے بیان مین

بعد حمد خدائے پاک و صلواۃ صاحب لولاک کے یہ رسالۂ سوم جلد دوم **بحر محیط** مؤلفۂ ہیچمدان اصغر حسین عفی عنہ
غفرلہ رب المشرقین کا ہے بیان مین امراض عامّہ کے یعنی وہ امراض کہ تمام اعضاء بدن انسانی کو شامل
ہوتے ہین جس طرح تپ کہ تمام بدن مین حرارت اُسکی محسوس ہوتی ہے یا پھوڑے پھنسی کہ علی العموم ہر ایک
عضو مین نکل سکتے ہین خصوصیت کسی عضو خاص کی نہین ہے **فصل اول بیان مین تپ کے** بیان
اقسام حمیات اور حصر اُسکے اسباب کا طب جدید مین بھی مثل ڈاکٹری کے ایسا کچھ غیر منتظم اور غیر مرتب ہے کہ
انضباط مقسم اور اقسام کا ایک سلسلہ کے ساتھ نہین ہو سکتا ہے اور تطبیق اسکی طب قدیم سے نہایت دشوار
ہے اور بھی اقسام اور اسباب مین اسکی کتب ڈاکٹری مین باخود ہا اور بھی کتب جدید مین باخود ہا اختلافات ہین
بعضون نے تپ کو کوئی مرض مستقل نہین قرار دیا ہے بلکہ کہتے ہین کہ بسبب التہاب نخاع یا رئہ یا معدہ وغیرہ
کے خون مین حدت آجاتی ہے اور جسم گرم ہوجاتا ہے اس صورت مین مرض اصلی التہاب اُس عضو کا ہے اور
تپ عرض اُس التہاب کی ہوئی کیونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ جب کہین دنبل نکلتا ہے یا حلق مین ورم خناق
پیدا ہوتا ہے تو تپ لاحق ہوجاتی ہے اور بعد اُسکے انفجار یا صحت کے تپ زائل ہوجاتی ہے یا اکثر اور
امراض مین نبض متواتر ہوجاتی ہے جلد بدن کی گرم ہوجاتی ہے اعضا شکنی ہوتی ہے اور جی گردن گردن
رہتا ہے منھ خشک ہوتا ہے تشنگی غالب ہوتی ہے یہ سب اعراض تپ کے ہین اور یہ کیفیت اکثر التہاب
اعضا مین ہوتی ہے اور جب وہ التہاب جاتا رہتا ہے تو یہ کیفیت بھی جاتی رہتی ہے اور جس طرح یہ تپ

التہاب اعضاے ظاہری مین ہوتی ہے ویسے ہی التہاب اعضاے باطنی مین بھی ہوتی ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ تپ براسہ مرض مستقل نہین ہے بلکہ عرض مرض ہے اور ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ تپ کی دو قسمین ہین ایک یہ کہ عرض مرض ہووے دوسرے یہ کہ خود براسہ مرض مستقل ہووے اسیطرح طرز تقسیم حمیات کا بھی ہر ایک مصنف کا جداگانہ طور پر ہے کسی نے تقسیم اوّلی باعتبار لحوق آثار تپ کے دو قسم قرار دی ہین ایک حمی دائمہ جو ہر وقت رہے دوسرے منقطعہ جو ایک وقت مقررہ پر آکر فرو ہو جاوے بعض نے تقسیم باعتبار ذاتی و عرضی کے کی ہے یعنی ایک تپ وہ کہ بسر خود مرض ہو دوسرے وہ کہ کسی مرض کی عرض ہو غرضکہ ایک مسلک پر کوئی نہین چلا ہے چنانچہ ہمنے ایک رسالۂ دستور النجات عن مصائب الحمیات اِس باب مین لکھا ہے اور اُسمین پر تو طب قدیم کا کسیقدر اختیار کیا ہے تاکہ ہمارے ہم فنون کو بسبب مناسبت طبیعت کے طب قدیم سے الجھن نہ پیدا ہوا ور ذہن پریشانی نہ کرے ہرچند تطبیق ان حمیات کی طب قدیم کے ساتھ نہایت ادق ہے مگر جہانتک ممکن ہوا ہمنے اُس رسالہ مین کی ہے اور شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے لیکن اس کتاب مین اتباع طریقۂ طب جدید کا مستحسن معلوم ہوا پس جاننا چاہیے کہ تپ کو انگریزی مین فیور کہتے ہین اور طب جدید مین مطابق طب قدیم کے حمی کہتے ہین یہ ایک حالت غیر طبیعی ہے کہ جسکے جہت سے خون مین اور افعال اعضاء خاص مین تغیر واقع ہوتا ہے اور خون مین گرمی طبعی سے زیادہ گرمی آجاتی ہے اور جوش پیدا ہو جاتا ہے اور دل جلد جلد حرکت کرنے لگتا ہے اور نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہے اور شرائین وسیع ہو جاتی ہین کہ جسکی جہت سے گوشت اور جلد مین خون زیادہ آجاتا ہے اور بدن گرم ہو جاتا ہے اور اکثر تپون مین اذیت دماغ اور نخاع کو ہوتی ہے جسکی وجہ سے بذریعۂ اعصاب کے تمام بدن متاذی ہوتا ہے اور بعض اعضا کے افعال مین مثل قلب و شرائین کے تغیر ہو جاتا ہے اور بعض اعضا کے افعال مین نقصان واقع ہوتا ہے مثلاً گردہ اور مُنھ کے غدد رطوبت کم پیدا کرتے ہین لاجرم مُنھ خشک ہوتا ہے اور پیشاب مقدار مین کم اور سُرخ ہوتا ہے اور کبھی ہواے آکسیجن خون مین بہ نسبت قدر معتاد کے زیادہ ملجاتی ہے اسی سبب سے خون مین جوش ہوتا ہے اور کاربانک ایسڈ زیادہ پیدا ہوتا ہے اسیوجہ سے محموم کو گرمی معلوم ہوتی ہے اور انتظام کیمیاوی مین بھی انقلاب اور تبدیلیان واقع ہو جاتی ہین اور جگر اپنا فعل پورا نہین کرتا ہے بلکہ ہر عضو کے فعل مین فتور ہو جاتا ہے اسی واسطے تپ مین طحال بڑھجاتی ہے یا صلابت کبد یا صلابت معدہ ہو جاتی ہے یا دماغ مین یا امعا مین فتور ہو جاتا ہے اور کبھی خون مین اجزاے سمیہ ملیریا کے ملجاتے ہین اُنکی جہت سے تپ آتی ہے اور قلب کا فعل کبھی بہت ضعیف اور کبھی بہت قوی ہو جاتا ہے چنانچہ تپ لرزہ کی ابتدائی حالت مین جب تک سردی محسوس ہوتی ہے حرکت قلب نہایت سست اور ضعیف ہو جاتی ہے یہانتک کہ نبض کی

حرکت مین بہت کمی اور ضعف ہوتا ہے اور جسوقت سردی دور ہو کر گرمی آتی ہے تو نہایت حرکت قوی
اور سریع ہو جاتی ہے پس تپ کی تین قسمین ہین ایک تپ ذاتی جسمین شرکت کسی دوسرے مرض کی نہو یعنی
وہ تپ عرض کسی مرض کی نہو اسکو انگریزی مین (ایڈیوپیتھک) کہتے ہین دوسرے تپ عارضی جو کسی دوسری
بیماری کے سبب سے تپ عارض ہو اسکو انگریزی مین (سمٹومیٹک) کہتے ہین تیسرے وہ تپ جو تمام عمر مین اکثر
ضرور انسان کو لاحق ہوگی یعنی چیچک کی تپ اسکو انگریزی مین (آرٹیو فیور) کہتے ہین پس تپ اصلی کی دو قسمین ہین
ایک وہ کہ بسبب مادہ کے سمیت خون مین عارض ہو اسکو انگریزی مین (میلیریس فیور) کہتے ہین دوسرے وہ
کہ جسمین مادہ سمیت کا نہو اسکو انگریزی مین (تملیریس) کہتے ہین میلیریس فیور کی بلحاظ قلت وکثرت مادہ کے
دو قسمین ہین ایک (انٹرمیٹنٹ فیور) جسکو طب جدید مین حماے دوریہ اور طب قدیم مین دائرہ اور نائبہ کہتے ہین
باری کی تپ
دوسرے لازمہ کہ جسکو مواظبہ یا دائمہ بھی کہتے ہین۔ بیان حماء دوریہ کا۔ اس تپ کو انگریزی مین (انٹرمنٹ فیور)
کہتے ہین یعنی جاتی رہے اور پھر آجاوے اور پھر فرانسیسی زبان مین (اگیو) کہتے ہین اور فارسی مین اور عرف
اردو مین تپ لرزہ اور ہندی مین تپ جاڑا کہتے ہین اسکی تین قسمین ہین ایک یہ کہ ہر روز سردی دے کر بخار
آوے اور پسینہ نکلکر مفارقت کرجاوے اسکو طب جدید مین حماء دورا اور حماء یومیہ کہتے ہین اور انگریزی مین
(کوٹیڈین) کہتے ہین یہ تپ گویا چوبیس گھنٹہ بعد آتی ہے دوسری قسم یہ ہے کہ ایک روز درمیان دیکر آوے اسکو
طب قدیم مین غب خالص اور طب جدید مین غب اور انگریزی مین (ترشین) کہتے ہین یعنی ایکدن آوے
اور ایک دن نہ آوے عرف ہندی مین اکترہ کہتے ہین تیسری قسم یہ ہے کہ دو روز کا وقفہ دیکر آدے یعنی دو
روز رخصت کے رہین اسکو طب قدیم وجدید مین ربع اور انگریزی مین (کوارٹن) اور عرف ہندی مین تجاری
اور کہین چوتھیا کہتے ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہر روزہ کی تپ ایک دن دوبار دورہ کرتی ہے اسکو
انگریزی مین (ڈبل کوٹیڈین) کہتے ہین اور کبھی دو غبین مرکب ہوجاتی ہین تو ہر روز باری سے آتی ہے اسکو
انگریزی مین (ڈبل ترشین) کہتے ہین پس یہ غب یومیہ کے مشابہ ہوجاتی ہے مگر اسکی پہچان یہ ہے کہ تپ یومیہ
ہر روز بوقت معین کے آتی ہے مثلاً ایک روز یہ تپ دس بجے دن کے آئی تو دوسرے روز پھر دس بجے دن کے
آتی ہے اور تیسرے روز پھر دس بجے دن کے لاحق ہوتی ہے اسیطرح ہر روز اپنے وقت معین پر آتی ہے اور
اگر دو غبین جمع ہوجاوین تو اختلاف اوقات ہوجاتا ہے مثلاً پہلے دن ایک غب دس بجے دن کے آئی
اور دوسرے دن چار بجے دن کے آئی تو پھر تیسرے دن پہلی غب دس بجے دن کے آویگی اور چوتھے دن
دوسری غب چار بجے پر آویگی اس سے امتیاز غب مرکب کا ہوجاویگا اور ثابت ہوجاویگا کہ دو غبین ہر روز دورہ
کرتی ہین اسی طرح ربع مرکب کا حال ہے کہ مشابہ بغب ہوتی ہے مگر اختلاف وقت سے پہچانی جاتی ہے اسطرح پر

کہ ایک ربع پہلے دن دس بجے آئی اور دوسری ربع دوسرے دن بارہ بجے آئی تو پہلی ربع کا دورہ چوتھے دن دس بجے ہوگا اور دوسری ربع کا دورہ پانچوین دن بارہ بجے ہوگا اس سے پہچانا جاویگا کہ دو ربع مرکب ہین اسکو انگریزی مین (ڈبل کوارٹن) کہتے ہین اور بیشتر حمی یومیہ دن مین اول وقت آتی ہے اور غب قریب نصف النہار کے آتی ہے اور ربع قریب شام کے آتی ہے اور حمی یومیہ کبھی وقت بڑھاتے بڑھاتے بتدریج دورہ اُسکا دوپہر تک پہونچتا ہے اُسوقت یا تو خود بخود مفارقت کرجاتی ہے یا تبدیل بغب ہوجاتی ہے اسیطرح غب اپنے وقت سے یعنی نصف النہار سے پیچھے ہٹتے ہٹتے اول وقت نہار سے دورہ شروع کرتی ہے اور اعراض مین اسکی ترقی ہوتی جاتی ہے اُسوقت منتقل بحمی یومیہ ہوجاتی ہے اور کبھی غب اپنے وقت سے بڑھتے بڑھتے شام تک آغاز دورۂ تپ کا ہوتا ہے ہر روز اور اعراض مین خفت ہوتی جاتی ہے آخرکار یا تپ زائل ہوجاتی ہے یا ربع کی طرف منتقل ہوجاتی ہے اسیطرح ربع کا حال ہے کہ وقت بدلتے بدلتے غب ہوجاتی ہے پھر یومیہ ہوجاتی ہے اور اعراض شدید اور قوی ہوتے جاتے ہین اور کبھی پانچوین چھٹے روز دورہ کرکے زائل ہوجاتی ہے۔

اسباب وعلامات اکثر یہ تپ سمیت ابخرہ مناقع الماء سے ہوتی ہے یعنی ترکیب کیمیاوی ہوا جو مین ہوا او ہیڈروجن اور ابخرۂ کبریتیہ اور فاسفورس اور امونیا اور کاربونک ایسڈ اور اجزاء رشیہ ملجاتی ہین یعنی مقدار معتادہ سے زیادہ ہوجاتے ہین اسکو مارشل گیاس کہتے ہین اور اس ہوا سے جو سم پیدا ہوتا ہے اُسکو ملیریا کہتے ہین وہی مادہ سمی براہ مسامات وتنفس وغیرہ کے داخل بدن مین پہونچکر خون مین ممزوج ہوجاتا ہے اُسوقت خون مین اجزاے کبریتی اور فاسفورس اور کاربان اور ہیڈروجن وغیرہ زیادہ ہوجاتے ہین اس جہت سے تپ لرزہ لاحق ہوتا ہے اور پیدایش ملیریا کی اسطرح ہوتی ہے کہ زمین نمناک یعنی وَلدَل پر گڑھون اور نالون وغیرہ مین جو پتے درختون کے یا کوڑا کرکٹ یا لاش حیوانات گرکر سڑجاتی ہے اور حرارت آفتاب اُسمین اثر کرتی ہے اُس سے بصورت ہوا یا بخار کے ملیریا پیدا ہوتا ہے اور اسی ہوا یا بخار کا نام مارشل گیاس ہے اور اس سے مادہ ملیریا ہوا مین مل کر بذریعۂ استنشاق کے ریہ مین داخل ہوکر خون مین ممزوج ہوجاتا ہے اور بھی مسامات بدن کی راہ سے داخل بدن مین نفوذ کرتا ہے اور بھی جو پینے کا پانی ظروف مین رہتا ہے اُس پانی مین ملیریا ملجاتا ہے جب انسان اُس پانی کو پیتا ہے تو اُسکے ذریعہ سے بدن مین داخل ہوتا ہے اور اس ہواے سمی کا یہ خاصہ ہے کہ جہان کیچڑ اور تری ہو یا گڑھون مین پانی بند ہوکر رہ گیا ہو اُسمین زیادہ جذب ہوتا ہے اور چونکہ بسبب ثقل کے صعود ان بخارات کا تھوڑی بلندی تک ہوتا ہے لہذا زمین نشیب مین اور مغاکون مین یہ مواد زیادہ ہوتی ہے اور تابش اشعۂ شمسیہ کی ہوا کو ان بخارات ردیہ سے صاف کرتی ہے بنابران ضرر اسکا اُن مقامات پر جہان ہجوم درختون کا ہو یا مکان تیرہ وتار ہو دے یا بہت نشیب زمین ہووے

زیادہ ہوتاہے اور اکثر پیدایش اس نوبہ کی ہندوستان مین اور آخر موسم برسات مین اور مصر مین آخر مد جزر
نیل پر بہت ہوتی ہے اور اکثر پیدایش اسکی ماہ ستمبر اور اکتوبر مین ہوتی ہے اور بعض اوقات بسبب اسباب
معدیہ کے بھی یہ تپ لاحق ہوتی ہے مثلاً تکان سفر یا کثرت محنت و مشقت بدنی سے انسان تھک گیا یا شب بیداری
کا اتفاق زیادہ ہوا یا غذاے ناموافق کھائی یا کثیر المقدار کھائی یا بسبب رنج و مصیبت کے قلب ضعیف ہوگیا
یا دھوپ بہت کھائی یا بہت گرم دوا یا غذا کھائی یا دھوپ کا اثر ہوا تب بھی اعادہ اس بیماری کا ہوجاتاہے
علامات اسکے یہ ہین کہ کبھی قبل از ظہور تپ کے سستی اور کاہلی اور بدن مین بھاری پن اور قلت اشتہا اور عضا شکنی
اور سر درد اور کمر مین درد اور بدخوابی معلوم ہوتی ہے اور جمائیان اور انگڑائیان آتی ہین اُسکے بعد جاڑہ دیکر
بخار آجاتاہے اکثر احساس سردی کا پشت کے فقرات سے شروع ہوتاہے اور اسکے تین درجہ ہوتے ہین پہلا درجہ
برودت کاہے یعنی سردی معلوم ہوا ہاتھ پانون ٹھنڈے ہوجاوین پھر پھریان آوین یا بدن کانپے بعض اشخاص کو
اسقدر سردی معلوم ہوتی ہے کہ پورے ہاتھ پانون کے کپوہ جاتے ہین ناخن نیلے پڑجاتے ہین ہونٹ سپید ہوجاتے
ہین ہر کیف آثار سردی کے کسی مریض مین شدید کسی مین خفیف ہوتے ہین اور زمانہ احساس برد کا بھی کسی مزاج مین
کم کسی مین زیادہ ہوتاہے اکثر مدت آدھ گھنٹہ کی ہے اور کبھی اس دورہ مین تشنگی اور خشکی دہن اور غثیان
اور تہوع اور سانس کا رکنا اور جلد جلد چلنا یا معدہ مین ایک طرح کی اذیت معلوم ہوتی ہے اور نبض نہایت دقیق
اور ضعیف اور سست ہوجاتی ہے اور پیشاب زیادہ آتاہے بمقدار قلیل اور ریائی اور پشت مین اور رانون مین درد
ہوتاہے اور کبھی پانچ چھ منٹ کے واسطے ہذیان بھی ہوجاتاہے دوسرا درجہ حرارت کاہے یعنی سردی کم ہوکر گرمی
شروع ہوتی ہے ہاتھ پانون سے آگ نکلتی ہے نبض سریع اور متواتر ہوجاتی ہے حلق خشک ہوجاتاہے پیاس کی
شدت ہوتی ہے بعضون کو غفلت آجاتی ہے بعض ہذیان بکنے لگتے ہین کبھی ایسا بھی ہوتاہے کہ گرمی معلوم ہوکر
پھر سردی معلوم ہوئی پھر اُسکے بعد گرمی معلوم ہوئی اسیطرح دو چار بار گرمی سردی معلوم ہوکر پھر گرمی چڑھتی ہے
چہرہ سرخ ہوجاتاہے زبان خشک ہوجاتی ہے پیاس کی کثرت ہوتی ہے زبان کا رنگ میلا ہوجاتاہے پیشاب
رنگین اور کم ہوتاہے کبھی سرتے مین صفرا گرتاہے اور سر درد بہت ہوتاہے جب اسکی شدائد بتدریج کم ہوتی ہین
اُسوقت درجہ سوم عرق آنے کا شروع ہوتاہے طبیعت گھبرا کر پسینا پیشانی پر نمودار ہوتاہے اور بتدریج تمام
بدن مین پسینا آتاہے اور عوارض مین خفت ہوجاتی ہے یہانتک کہ بخار بالکل اُترجاتاہے اور بدن کی گرمی
جاتی رہتی ہے بعض اشخاص کو بعد عرق کے ایسی راحت معلوم ہوتی ہے کہ سوجاتے ہین اور صحت کی سی حالت
معلوم ہوتی ہے اسکو زمان فترہ کہتے ہین اکثر حمی یومیہ مین آٹھ گھنٹہ سے دس گھنٹہ تک مین تینون درجے
طے ہوجاتے ہین اور غب مین چھ گھنٹہ سے دس گھنٹہ تک اور ربع مین چار گھنٹہ سے چھ گھنٹہ تک دوا ثلثہ

ختم ہوتے ہین مگر زمانہ احساس برد کا یومیہ کی بہ نسبت غب اور ربع مین طویل ہوتا ہے اور غب مین زمانہ
گرمی کا بہ نسبت ربع کے زیادہ طویل ہوتا ہے اور اقویا اور فربہ اندام اور جوانون کے اعراض بہ نسبت ضعفا
کے زیادہ شدید ہوتے ہین شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی اس تپ مین درجۂ اول برودت کا محسوس ہوتا ہے
اور درجہ حرارت اور پسینے کا نہین محسوس ہوتا ہے اور کبھی درجہ برودت کا نہین محسوس ہوتا ہے فقط حرارت
اور پسینہ ہوتا ہے اور کبھی دونون درجے برودت اور حرارت کے نہین محسوس ہوتے ہین فقط پسینہ آتا ہے
ایسی صورتون مین اکثر طبیب کو تشخیص مرض مین غلطی ہو جاتی ہے اور اور اعراض مین جو لازم ان درجات کے
ہین انکے لاحق ہونے سے تشخیص کیجاتی ہے مثلاً بدن مین حرارت نہایت خفیف ہے اور سر مین گرمی اور ثقل ہے
اور نیند غالب ہے اور آنکھین سرخ ہین اور طنین اور دوی کانون مین ہے یا ثقل سینہ مین معلوم ہوتا ہے
اور سانس کھچ کے آتی ہے اور نبض سریع اور دقیق ہے گویا یہ درجہ سردی کا ہے اور کبھی قے اور اسہال ہوتا ہے
پس قے کا ہونا درجہ حرارت کا ہے اور اسہال کا ہونا درجہ عرق کا ہے اور چونکہ اس عارضہ مین خون طحال
اور جگر مین زیادہ جمع ہوتا ہے اس سبب سے کبھی عارضہ تلی اور صلابت کبد کا لاحق ہو جاتا ہے اگر اس تپ کی باری کو
طول ہو جاوے تو طحال بہت بڑھ جاتی ہے یا جگر مین ورم آجاتا ہے اور ورم جگر کے سبب سے یرقان یا اسہال
یا پیچش کا عارضہ ہو جاتا ہے اور کبھی ورم کلیتین ہو جاتا ہے اور کبھی بول الدم ہو جاتا ہے اور کبھی رطوبت سپید
بیضتین کی پیشاب مین آنے لگتی ہے جسکو انگریزی مین (ایلیومن یوریا) کہتے ہین اور کبھی کھانسی اور کبھی
ورم ریہ ہو جاتا ہے اور جب تک اشتداد تپ کا رہتا ہے تب تک کھانسی آتی رہتی ہے بعد زوال تپ کے
کھانسی بھی بند ہو جاتی ہے اور کبھی منجر بدق ہو جاتی ہے اور کبھی استسقا اس سے ہو جاتا ہے علاج بقاعدۂ
طب جدید یہ ہے کہ ہر دورہ کا علاج مطابق حالت کے کرین تاکہ اعراض مین کمی ہو اور زمانہ ہر دورہ کا کم ہو جاوے
اور زیادہ تکلیف نہ دیوے مثلاً دورۂ برودت کے زمانہ مین تغطیۂ جید کرین یعنی کپڑہ مناسب موسم اوڑھاوین اور
اشربۂ معرقہ پلاوین مثل منقوع زہر البلسان یا زہر بنفشہ یا خطمی یا زیرقون یا ماء الشعیر یا چاء لیکن یہ نقوعات نیمگرم
پلائے جاوین اور پیر آب گرم مین رکھواوین اور بوتل مین گرم پانی بھر کر پیرون اور پنڈلیون اور رانون
اور بغلون اور پیٹ کی تکمید کرین یا گرم اینٹ کپڑے مین لپیٹ کر اس سے تکمید مواضع مذکورہ کی کرین یا بھوسی
گندم کی پوٹلی سے تکمید کرین اور ہمارے یہان کے ڈاکٹر تھوڑی شراب آب گرم مین ملا کر پلاتے ہین اور اکثر
ادویہ مسخنہ کا استعمال فرماتے ہین مگر اس ہیچمدان کا طریقہ یہ ہے کہ فقط آب گرم یا جوشاندۂ سبوس گندم و
برگ کنار و نمک مین پانوَن نصف ساق تک رکھواتا ہے اور مسخنات کے داخلاً استعمال سے اجتناب کلی
کرتا ہے بعض وقت تجربہ مین آیا ہے کہ استعمال مسخنات سے بوقت دورۂ حرارت کے زیادتی حرارت کی

ہوگئی ہے یہان تک کہ نوبت ہذیان پہونچی اور بھی زمانہ دورۂ حرارت کا بہت طویل ہوگیا ہو اور مرض نے
بہت طول پکڑا ہے اور علاج وقت دورۂ حرارت کا حسب طب جدید یہ ہے کہ اشربہ مبردہ پلاوین مثل
ثفل اللبن یعنی ماء الجبن اور لیمونات یعنی لیموے کاغذی یا ترنج کے ٹکڑے کرکے ظرف گلی یا چینی یا پتھر مین
رکھکر آب گرم کھولتا ہوا اُسپر ڈالکر سرپوش ڈھانک دین جب پانی سرد ہو جاوے قند یا نبات ملاکر نوش کرین
یا اسی طرح آب آلو پلاوین یا آب سرد پلاوین اور کپڑے جو اوڑھے ہین اُتار ڈالین اور اگر اسکے ساتھ التہاب
معدہ یا مخ وغیرہ اعضاء باطنی کا ہووے اور نبض قوی ہو تو فصد لیوین اور تیسرے درجہ مین بھی یہی علاج ہے
اور جب بخار زائل ہو جاوے اُسوقت استعمال کینا یعنی سنکونا یا کبریتیات الکنین یعنی سلفٹ آف کونین کا
کرین اسطرح پر کہ حالت فترہ مین ۶ قمحہ یعنی گرین سے ۱۲ گرین تک قبل نوبت کے کھلاوین اور جو کینا اور کنین
نہ موجود ہو تو قشر شجرۃ البلوط یا قشر صفصاف یعنی بید مشک یا ورق الزیتون کا جوشاندہ پلاوین اور مریض کو
راحت و آرام مین رکھین اور اغذیہ سبک مثل آش جو اور املی کا پنا دیوین اور ڈاکٹری مین دورۂ حرارت کے وقت
آب سرد مین کپڑا تر کرکے سر پر رکھتے ہین اور اسفنج گرم پانی مین تر کرکے بدن پر ملتے ہین اور ادویہ معرقہ بار بار پلاتے ہین
اور بعد مفارقت تپ کے لائکر امونیا ایسی ٹٹس دو تین درم تین تین گھنٹہ بعد پانی مین ملاکر پلاتے ہین یا انٹولی الیس سلوشن
بیس قطرہ تک پلاتے ہین اور سفوف اپیکاکیوانا دس گرین تک ہمراہ آب تازہ کے دیتے ہین اور کبھی مگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام
لائکر امونیا ایسی ٹٹس ۱۵ قطرہ تین اونس آب تازہ کے ساتھ دیتے ہین اور بھی مگنیشیا سلفاس دو ڈرام کنین سلفاس ۲ گرین ڈائلوٹ
سلفیورک ایسڈ ۱۵ قطرہ آب خالص تین اونس ملاکر پلاتے ہین اس سے دست آتے ہین اور پسینہ آتا ہے اور بھی درجۂ حرارت مین
اگر آثار اجتماع خون کے کسی عضو مین مثل دماغ یا ریہ یا طحال یا کبد وغیرہ کے پائے جاتے ہین تو اُس موضع پر جونک لگاتے ہین
اور چوبیس گھنٹہ مین ۱۲ گرین تک کونین بفاصلہ تین تین یا چار چار گھنٹہ کے کھلاتے ہین یا کونین مکسچر پلاتے ہین یعنی کونین
کو ڈائلوٹ سلفیورک ایسڈ مین حل کرکے بتفاریق پلاتے ہین اور بھی کونین (اسپریٹ نائٹرک ایتھر) مین حل کرکے
آب خالص ملاکر پلاتے ہین اس دوا کو انفع جانتے ہین اور اگر اس سے بھی نفع نہو تو جاننا چاہیے کہ معدہ یا کبد یا امعا
مین صفرا بہت جمع ہوگیا ہے تو مسہل سے صفرا کا تنقیہ کرکے کونین دیتے ہین یعنی کیلومل کی گولی شب کو کھلاکر
صبح کو کمپونڈ جلپ پاوڈر یا میگنیشیا سلفاس اور جوشاندہ سنا دیتے ہین اگر اس سے بھی تپ دفع نہووے
تو برومائڈ آف پٹاشیم پلاتے ہین اسکے بعد پھر کونین کا استعمال کرتے ہین یہان تک کہ آواز دوی وطنین کی کانون
مین آتی ہے اور دوران سر ہوتا ہے اسپر بھی بخار دور نہوا تو (لائکر آرسنک الیس) کہ محلول سنکھیا ہے ۱۰ قطرہ
ایک اونس پانی مین ملاکر تین بار دن بھر مین دیتے ہین اور ہر روز مقدار اسکی کم کرتے جاتے ہین لیکن زیادہ دنون تک
استعمال اسکا حد سمیت کو پہونچ جاتا ہے کسواسطے کہ بیشتر معدنی چیزین جسم مین موجود رہتی ہین اگر اس سے بھی

فائدہ نہ ہووے تو پھر کوئنین دیتے ہین اس سے ضرور نفع ہوتا ہے اور بھی (آرسنی اس ایسڈم) بصورت (فولرسلوشن) کہ جسکو لائکر آرسنک الیس بھی کہتے ہین بہدرقہ جمع محلول در آب در شکر کے بھی دیتے ہین اور شفاخانون مین بجاے اسکے کبوتر بوڈر کنکر یعنہ بقدر روش دس گرین کے دس پڑیان گھنٹہ گھنٹہ بھر بعد دیتے ہین او تمین سحوق دس گرین کھلاتے ہین اور (نیٹرک ایسڈ) پانی مین ملاکر دیتے ہین اور اگر بخار کے ساتھ کھانسی شدید ہووے تو (ٹنکچر یوکال پٹس) ایک ڈرام سے ۳ ڈرام تک پلاتے ہین اور اگر طحال مین درد ہو تو اسوقت مین استعمال کیلومل کا سخت مضر ہے بلکہ چاہیے کہ بمقام طحال جونکین لگاوین جب ڈنک خشک ہوجاوین تب پولٹس السی کا باندھین اور بحالت ازمان مرض کے یا نقاہت شدیدہ کے تبدیل آب وہوا کرتے ہین اور بحالت نقاہت دہن الحوت یعنی کاڈلیور آئل اور (ٹانک سیرپ) اور (سیرپ فری آیوڈائڈ) پلاتے ہین اور خاکسار کا تجربہ اس مرض مین اس طرح ہے کہ ابتداے لحوق تپ سے تین روز تک فقط آب زلال آلو یا عرق گاؤزبان یا شربت آلو پلایا جاتا ہے اور دورہ حرارت مین بھی آب زلال آلو بروقت تشنگی کے دیا جاتا ہے اسکے بعد اگر کچھ بھی آثار استلاد مادہ کے پائے جاتے ہین تو آٹھوین دن تلئین دیکر طباشیر اور کوئنین کی بنا کر ہمراہ آب آلو یا گلاب یا شربت بنفشہ وغیرہ کے دیتے ہین اصول علاج یہ رکھا ہے کہ گولی کوئنین کی بہدرقہ ادویہ طب قدیم کے جو ایسے موقع اور محل پر دی جاتی ہین استعمال کراتے ہین اور بحالت فساد طحال یا فساد کبد کے ایسی گولی کا بہدرقہ ادویہ طب قدیم کے ساتھ کیا جاتا ہے اور بحالت فساد معدہ کے (فریم ڈائی الزیٹم) کہ فولاد محلول ہے استعمال کراتے ہین اور جب بخار مین تشنگی ہوتی ہے اسوقت سوڈا واٹر یا لیمنیڈ واٹر یا سوڈا اور سٹلز پوڈر کو مفید پایا ہے اور اختلاط ادویہ ڈاکٹری کا ساتھ ادویہ طب قدیم کے براد اصلاح وتعدیل یا تقویت عمل کے بہت سریع النفع اپنے تجربہ مین آیا ہے۔ بیان حمی دائمہ یعنی تپ لازم اسکو انگریزی مین (رمی ٹینٹ فیور) اور طب جدید مین حمی دائمہ کہتے ہین اسکا مادہ اکثر داخل عروق ہوتا ہے اور اسکا لحوق بھی بسبب ملیریا کے ہوتا ہے جس سے سمیت خون مین آجاتی ہے جب ملیریا خون مین زیادہ ملجاوے اور مریض کم زور ہووے اسوقت اسکو یہ تپ لاحق ہوتی ہے اور اکثر اُن اشخاص کو ہوتی ہے جو سرد ملک سے گرم ملک مین وارد ہون یا شراب بہت پیتے ہون یا دھوپ مین بہت پھرتے ہون یہ تپ ہر وقت رہتی ہے کسی وقت کم بھی ہوجاتی ہے اسکی دو قسمین ہین ایک سمپل دوسرے کمپلی کیٹڈ سمپل عبارت اس سے ہے کہ تپ خاص مرض ہو دوسرے مرض کی شرکت اسمین نہووے پس سمپل کی باعتبار تیزی وکمی کے چار قسمین ہین ایک (اورڈینری ریمٹنٹ فیور) اسمین پہلے سردی خفیف تھوڑے عرصہ تک معلوم ہوکر بدن گرم ہوجاتا ہے سر درد کرتا ہے بعض متلی ہوتی ہے قے آتی ہے زبان خشک ہوتی ہے تشنگی غالب ہوتی ہے ہاتھ پانون

کمر مین درد ہوتا ہے اور پیشاب کم اور سرخ ہوتا ہے تھوڑی دیر کے بعد یہ عوارض کم ہو جاتے ہین اور لگا و تپ کا
بنا رہتا ہے پھر سردی معلوم ہو کر تپ کی شدت ہو جاتی ہے اسمین بھی سمیت خون مین ملیریا سے ہوتی ہی اور علاج
اسکا قریب اُسی علاج کے ہے جو اوپر مذکور ہوا بحالت تیزی حرارت کے چہرہ سرخ اور آنکھین سرخ او کنپٹی مین دھمک
اور سر مین درد ہو تو چار سے آٹھ تک موافق قوت مریض کے جونکین کنپٹی مین لگاوین اور سرمنڈوا کر نطول آب سرد کا
کرین اور روغنیہ اور صندل کا ضماد کرین اگر دبانے سے فم معدہ پر درد ہوتا ہو تو وہان بھی جونکین لگاوین اور
آب سرد پلاوین مگر کلومل نہ دیوین مرکبات انٹمونی سے مسہل دیوین اور جب سر درد خفیف ہوا اور خراش معدہ
بالکل نہ ہو اُسوقت سرد پانی سے کپڑہ بھگا کر سر پر رکھین اور گنگنے پانی مین اسپنج تر کر کے بدن پر پھیرین اور بمقدار
قلیل ٹارٹر ایمیٹک یا دو ڈرام لائکر امونیا اسیٹیٹس پسینہ لانے کے واسطے دیوین اور اگر غثیان ہو تو ۲۰ گرین
اپیکا کیوانا قے لانے کے واسطے دیوین اور اگر ابتدا سے قبض ہو اور زبان میلی ہو تو جلپ یا کالے دانہ وغیرہ کا
مسہل دیوین اور بحالت کمی تپ کے کُنین ۶ گرین سے ایک ڈرام تک مطابق ضعف و قوت مریض کے
دیتے ہین مگر اس ہیچمدان کا مسلک اس بخار کے علاج مین بھی وہی ہے کہ حسب قاعدہ طب قدیم کے معدلات
اور مبردات اور منضجات ملا کر خفیف تلیین کر کے بمقدار قلیل کُنین بدرقہ آب زلال آلو یا طبیخ یا نقوع بنفشہ
و خطمی و اصل السوس و سپستان اور تبرید مناسب مزاج کے دیتا ہے اور اسی طریقہ کو مناسب و مفید پایا ہے
مسخنات سے بالبداہتہ ضرر عظیم دیکھا گیا ہے۔ دوسری قسم اسکی یعنی سمپل کی (انفلامیٹری ریمٹنٹ فیور) ہے
اسمین بزمان اشتداد تپ کے عوارض سخت شدید ہوتے ہین ہاتھ پانوٗن اور سر مین درد شدید ہوتا ہے
اور بے چینی اور قلق اور اضطراب ہوتا ہے اور چہرہ سرخ اور ہذیان ہوتا ہے اور بدن نہایت گرم اور جلد
خشک اور نبض ممتلی اور معدہ مین ثقل اور غثیان اور قے اور کثرت تشنگی ہوتی ہے اسکا علاج بھی مثل
علاج مذکورہ بالا کے ہے مگر اسمین بوقت مناسب و ضرورت کے فصد بھی لیتے ہین خاکسار اس حالت مین
تبرید بالغ کی طرف توجہ کرتا ہے اسی کو مفید پایا ہے مخلخہ اور پاشویہ وغیرہ تدبیرات مندرجہ کتب طب قدیم کو
سودمند دیکھا ہے اور تسخین تدبیر سے مریض کو ہلاک ہو جاتے دیکھا ہے البتہ ادویہ انگریزی مین ٹنڈرواٹر
اینوسالٹ فروٹ سوڈا اور سٹلز پوڈر لیکٹورا مونیا اسیٹٹس بدرقہ گلاب یا عرق گاوزبان یا بید مشک کے
تسکین کرتا ہے اور اصل علاج تنقیہ ہے اگر بعد تنقیہ کے کچھ شکایت باقی ہو تو کوئنین بدرقہ تبریدات
مناسبہ کے مفید ہوتی ہے تیسری قسم سمپل کی (کنجسٹو ریمٹنٹ فیور) ہے یہ بخار اکثر غربا کو ہوتا ہے بوجہ
اسکے کہ غذا جو میسر آتی ہے وہ کھاتے ہین کسی قسم کی احتیاط نہین کرتے ہین سامان حفاظت میسر
نہین ہوتا ہے ملیریا بغایت درجہ اثر کرتا ہے علامات اس تپ کے یہ ہین کہ نبض ضعیف ہوتی ہے

اور جسم سرد و تر اور تنفس آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ اور سیلان رطوبت معمولی کا بند ہوتا ہے اور کاہلی
اور غنودگی اور سستی بہت ہوتی ہے اور تیزی اور کمی بخار کی مدرک نہین ہوتی ہے کبھی دو تین ہی دن کے بخار مین
دل اور جگر اور گردہ مین خرابی آجاتی ہے اکثر یہ بخار مہلک ہوتا ہے اسمین مادہ ملیریا کا بہت کثرت کے ساتھ ہوتا ہے
اسمین تدابیر تقویت کا ملحوظ رکھنا واجب ہے اور کپڑے سے بدن کو گرم رکھین اور ہاتھ پانوٗن کی تکمید کرین
اور ۵ گرین کوئنین اور ۲ گرین کلومل ملا کر دو دو گھنٹہ کے فاصلہ سے کھلاوین اور شدت بخار کی حالت مین تدابیر
مذکورۂ صدر عمل مین لاوین اس بخار مین سردی بہت دیر تک رہتی ہے۔ چوتھی قسم سمپل کی ابتدا تک رمیٹنٹ فیور ہے
اسمین زمانہ کمی بخار کا بہت کم ہوتا ہے اور تین چار روز کے بعد علامات ردیہ نمایان ہو جاتے ہین یہ نہایت خراب
قسم رمیٹنٹ فیور کی ہے یہ بخار شہر انجواروں کو اکثر ہوتا ہے اور اس بخار کی تیزی شب و روز مین دو مرتبہ ہوتی ہے
بلکہ بعض اوقات زمانہ کمی کا مدرک بھی نہین ہوتا ہے اور بتدریج اس بخار مین التہاب اعضاء اندرونی کا ہو جاتا ہے
اور علامات ردیہ ہو جاتی ہین یعنی نبض متواتر اور سست چلتی ہے زبان پر تیرگی آجاتی ہے اور زبان خشک
ہوتی ہے اور باہر نکالنے مین زبان کے وقت اور زبان کو لغزش ہوتی ہے اور ہاتھ پانوٗن مین ارتعاش ہوتا ہے
اور بیہوشی اور ہذیان اور غنودگی لاحق ہو کر مرجاتا ہے اور اگر صحیح ہو جاتا ہے تو ہفتہ دو ہفتہ بعد جسم پر آبلے نیلے
یا سُرخ رنگ کے پڑ جاتے ہین اور مسوڑون یا ناک یا معدہ سے یا امعاء سے خون آتا ہے۔ علاج اسکا بھی مطابق
مذکورۂ بالا کے ہے بوقت خفت حرارت کے کوئنین ۱۰ گرین سے نصف ڈرام تک ایک دفعہ مین دیوین اس سے
اگر تیزی نہ ہونے پاوے تو بتدریج مقدار کوئنین کا کم کرتے جاوین اس اقسام کی رمٹنٹ فیور کے ساتھ ایک حالت
خوفناک کبھی پیدا ہوتی ہے جسکو انگریزی مین (کولیپس) کہتے ہین ایسی حالت مین مریض نہایت کم بچتا ہے علامت
اِس حالت کی یہ ہے کہ نبض دقیق اور سست چلتی ہے ہاتھ اور پانوٗن اور جسم سرد ہو جاتا ہے آنکھین
بیٹھ جاتی ہین رنگ سپید یا زرد ہو جاتا ہے بعض وقت مریض کی شکل مشابہ میت کے ہو جاتی ہے اس حالت
مین مرکبات امونیا اور ادویہ اور اغذیہ گرم دیتے ہین اور یخنی پلاتے ہین اور بعد فرو ہونے اِس کیفیت کے کوئنین
کھلاتے ہین اور کہتے ہین کہ جب علامات ردیہ ظاہر ہون تو مریض کو محول بر طبیعت کر دیا جاوے اور کوئی
دوا نہ دیجاوے البتہ اغذیۂ لطیفہ اور مقوی سے اعانت طبیعت کرین۔ رمٹنٹ فیور کو بلحاظ اوقات شدت و
خفت کے بھی چار قسم پر قرار دیا ہے ایک یہ کہ دوپہر دن کو تیزی اور شدت بخار کی شروع ہو دوپہر رات تک رہے
پھر خفت شروع ہو کر دوپہر دن تک خفت قائم رہے دوسرے دوپہر رات سے شدت شروع ہو کر صبح تک رہے
پھر خفت شروع ہو کر چھ پہر تک قائم رہے تیسرے یہ کہ دوپہر دن سے شدت شروع ہو کر شام کو خفت ہو جاوے
پھر دوپہر شب سے شدت ہو کر صبح تک رہے اور صبح سے خفت ہو کر دوپہر دن تک رہے یہ علامت ردی ہے

چوتھے یہ کہ ایک روز کی شدت مطابق ہو تیسرے روز کے اور دوسرے روز کی شدت مطابق ہو چوتھے روز
کے چونکہ مادہ سب کا ملیریا ہے پس معالجہ بھی قریب یکسا ہے - فائدہ واضح ہو کہ کبھی حمی دائرہ کے ساتھ اور
عوارض بھی شریک ہو جاتے ہین تب وہ سمپل نہین ہے کمپلی کیٹڈ ہے مثلاً وجع مفاصل اسکے ساتھ شامل ہو تو
اُسوقت (سلیسین) یا سوڈا سالی سٹ ایسڈ) ۱۰ گرین سے ۲۰ گرین تک دیتے ہین اور کبھی کونین بھی
اِسکے ساتھ ملاتے ہین اور کبھی (ٹنکچر یوکالپس) ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک پانی کے ساتھ پلاتے ہین اور اگر
اِس تپ کے ساتھ سعال شدید بھی شامل ہو یا دست آتے ہون تو زیادہ تر مفید ہے اور اس ہیچمیرز نے ایسی
حالت مین کوئنین کی گولی کھلا کر معدلات بلغم مثل بنفشہ و خطمی و عناب کا دینا باضافہ سورنجان کے مفید پایا ہے
اور کبھی اس تپ مین التہاب طحال پیدا ہو جاتا ہے یعنی طحال مین انفلامیشن ہو جاتا ہے اور ہاتھ سے جب
طحال دبایا جاوے تو اُسمین درد محسوس ہوتا ہے اور کبھی سانس لینے مین بھی درد ہوتا ہے کیونکہ ایک غشاء
لعاب دار جو طحال پر ملفوف ہے اُسمین ورم آجاتا ہے اس حالت مین موضع طحال پر جونکین لگا دین جب
جونکون کے ڈنک خشک ہو جاوین اُس وقت السی کا پولٹس باندھین اور منگنیسیا سلفاس کا جلاب دین یہ
تدبیر فقیر کے تجربہ مین بھی مفید پائی گئی ہے اسکے بعد کبھی ایکطرح کی سختی طحال مین باقی رہجاتی ہے کہ مدت دراز مین
رفع ہوتی ہے اور بعض کو تمام عمر رہتی ہے لیکن ایسی حالت مین کلوہل کا استعمال سخت مضر ہے اور جن لوگون کو
یہ صلابت طحال مین رہجاتی ہے اُنکو اکثر اندک بے احتیاطی سے تپ آجاتی ہے یا آنکہ جب کبھی اُنکو تپ آوے
طحال بڑھجاتی ہے ڈاکٹری مین ایسے وقت مین پلاستر لگاتے ہین جب آبلہ اُٹھ آوے تب اُسکو تراش کر ایسا مرہم
لگاتے ہین جس سے زخم بہتا رہے مندمل نہ ہووے جب خوب مواد بہ جاتا ہے اُسوقت اندمال کا مرہم لگاتے ہین
اور ٹنکچر آیوڈین یا مرہم آیوڈین یا لائکر آیوڈین لگاتے ہین اور شرباً (کالیشم میوریاپس ہوور) یا (ایوڈائڈ پٹاشیم)
یا (برومائڈ پٹاشیم) ایک ہفتہ تک پلا کر (اسپلین پوڈر) جسمین کلمبا ہوتا ہے دیتے ہین کبھی اسکے استعمال سے دست
آنے لگتے ہین پس ضعیف الامعا کو اس سے احتراز اولیٰ ہے اُسکو (کوئنین سلفاس ۲ گرین فری سلفاس ۲ گرین)
لائکر اسٹرکنیا ۵ قطرہ یا بجاے اِسکے (ٹنکچر نکس وامیکا) ۱۰ قطرہ سے ۲۰ قطرہ تک اور (ڈائلوٹ سلفیورک ایسڈ)
یا (ڈائلوٹ سلفیورک ایسڈ ایرومیٹک) ۱۵ قطرہ - انفیوزن آف کواشیا ڈیڑھ اونس مین ملا کر دن مین تین بار
پلاتے ہین یا (فریم ریکڈ کٹم) ۲ گرین یا (کوئنین) ۲ گرین (اکسٹراکٹ ہائی ساس) یا (اکسٹراکٹ
ٹراکسیکم) کے ساتھ گولی بنا کر تین بار دن مین دیتے ہین اور چونکہ یہ تپ بہت ردی اور سخت ہے اسواسطے
ضرور ہے کہ بعد زوال تپ کے بھی کوئنین اور فری سلفاس کا استعمال کراوین اور کبھی اِس تپ کے
ساتھ ورم جگر ہوتا ہے اور گل شوے نکل آتے ہین پس (ایمونیا میوریاس) دیوین اور اگر ورم کبد اور بیخوابی ہے

تو (برومائڈ آف پٹاش) دیوین اور اگر کھانسی کی شدت بھی ہو تو (آیوڈائڈ آف پٹاش) اور (کلوریٹ آف پٹاش) اور (کالچیکم
میسوریاس پیور) یا (امونیا میوریاس) دیوین اور اگر فقط جگر بڑہ گیا ہو تو (نیٹرو میوریٹک ایسڈ ڈیلوٹ)
دیوین اور بعد ازالۂ مرض کے بغرض قوت زیت الحوت یعنی (کاڈ لور ائل) یا (سیرپ فری الوڈائڈ) یا
(ٹانک سیرپ) استعمال کراوین اور تبدیل آب و ہوا بہت مفید ہے اور دوسرے سال مین احتیاطاً اسی
موسم مین بنظر حفظ ما تقدم استعمال کوئنین کا چند روز کرین اسی طرح ریمٹنٹ فیور کے ساتھ بھی شرکت تضرر
اعضاے دیگر کی ہوتی ہے اسوقت مین یہ کمپلی کیٹڈ ریمٹنٹ فیور کہلاتی ہے مثلاً اجتماع خون کا دماغ مین ہو
ہوگیا کہ آثار اور علامات سے مشخص ہو جاتا ہے اور کبھی اجتماع خون کے سبب سے غشاء دماغ مین ورم آجاتا ہے
جس سے درد سر مین بہت شدت ہو جاتی ہے کنپٹیان دھکتی ہین آنکھین سرخ ہو جاتی ہین جلد بدن کی گرمی
بہت تیز ہوتی ہے ابکائیان آتی ہین کبھی قے ہونے لگتی ہے اور نبض صلب اور دقیق مثل سینک کے ہو جاتی ہے
یہ سب علامتین دلالت کرتی ہین اوپر اجتماع خون کے دماغ مین اور جب اسکے ساتھ ہذیان لاحق ہو جاتا ہے
کہ ورم دماغ مین آگیا اور جب اسکے ساتھ غفلت و بیہوشی اور غنودگی طاری ہووے جاننا چاہیے کہ پانی ورم سے
جدا ہو کر دماغ اور جھلی کے درمیان جمع ہونا شروع ہوا اور یہ کیفیت ابتداے مرض مین دلالت کرتی ہے
التہاب اور غلیان اور کثرت خون پر اور اگر آغاز تپ کے بعد ساتوین یا دسوین دن یہ علامات پیدا ہون
تو جاننا چاہیے کہ خون مین ضعف آگیا ہے اور اسی خون ضعیف سے دماغ کو غذا ملی پس دماغ بھی ضعیف ہوگیا
اکثر ایسی حالت مین مسوڑے اور ہونٹھ سیاہ ہو جاتے ہین دانت نیلے پڑ جاتے ہین زبان خشک اور تیرہ
ہو جاتی ہے ناخن نیلے ہو جاتے ہین اور نبض سریع اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ اور کبھی اس تپ مین پھیپڑہ
متضرر ہوتا ہے یعنی پھیپڑہ مین خون جمع ہو جاتا ہے اسکی وجہ سے پھیپڑہ مین ورم ہو جاتا ہے اُس وقت
مریض کو کھانسی ہوتی ہے اور جلد جلد سانس چلتی ہے اور بسبب اختلال دماغ کے مریض کو اپنی شکایتین
لاحقہ مدرک نہین ہوتی ہین کہ بیان کر سکے البتہ مشاہدہ صدریہ یعنی آلہ اسٹیتھس کوپ سے دریافت ہو جاتا ہے
اور جو تمام ریہ مین ورم ہو جاوے تو کھانسی شدید ہوتی ہے اور خون نہایت تیرہ کھانسی مین آتا ہے۔ اور
کبھی اس تپ مین اجتماع خون کا معدہ مین ہو جاتا ہے اور بسبب اجتماع خون کے معدہ مین ورم آجاتا ہے
اسوقت مین قے آتی ہے جی متلاتا رہتا ہے زبان سرخ ہوتی ہے معدہ پر دبانے سے درد ہوتا ہے اور قے
بند نہین ہوتی اور چہرہ دُبلا اور متغیر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اس تپ مین طحال مین خون جمع ہو جاتا ہے اسوجہ
سے طحال متورم ہو جاتی ہے پس اگر سانس لینے مین یا دبانے سے طحال کے مقام پر درد محسوس ہووے
تو جاننا چاہیے کہ طحال مین ورم ہوگیا ہے۔ اور کبھی اس تپ مین اجتماع خون کا جگر مین ہو جاتا ہے

اس سبب سے ورم جگر ہو جاتا ہے پس اگر بمقام کبد ثقل محسوس ہو اور دبانے سے درد نہو اور ٹھونکنے سے
ٹھوس آواز آوے تو جاننا چاہیے کہ یہان خون جمع ہوا ہے اور اگر دبانے سے درد محسوس ہووے تو جاننا چاہیے
کہ ورم آگیا ہے۔ اور کبھی اس تپ مین یرقان ہو جاتا ہے اسکے دو سبب ہوتے ہین یا یہ کہ جگر مین خون جمع
ہو جاتا ہے اسوجہ سے جگر صفرا پیدا کرتا ہے مگر اسکو مرارہ کی طرف نہین پہونچا تا ہے دوسرے یہ کہ جس راہ
سے صفرا مرارہ مین آتا ہے وہ راہ بسبب ورم کے بند ہو گئی ہے اور یہ بات اکثر اسوقت ہوتی ہی کہ جب
معدہ مین ورم حار ہووے اور قے بافراط آوے پس یہ ورم معا و اثنا عشری تک پہونچکر مجراے صفرا کو مسدود
کر دیتا ہے۔ اور کبھی امعا مین خون جمع ہو کر ورم پیدا کر دیتا ہے اسوقت مین پتلے دست آتے ہین اسحالت
مین سینہ مریض کو دیکھین کہ اسپر پھنسیان مثل خسرا یا چیچک کے ہین یا نہین اور چوتڑ کی ہڈی کے قریب
دبا کر اور ٹھونک کر دیکھین کہ آب یا ہوا امعا کی آواز آتی ہے یا نہین اگر بثورات سینہ پر ہوویں اور آواز ہوا
اور پانی امعا کی محسوس ہوتی ہے یقین کرنا چاہیے کہ ٹائفڈ فیور ہے ورنہ ریمٹنٹ فیور ہے۔ اور کبھی امعا مین
خون جمع ہو جانے کی وجہ سے پیچش ہو جاتی ہے خصوصاً جسوقت کہ ہواے سرد چلتی ہو یا موسم سرما کا آغاز
ہو اور اکثر اکتوبر کے مہینہ مین ایسا اتفاق ہوتا ہے علاج چونکہ یہ سب عوارض بسبب طول زمانہ حرارت
کے لاحق ہو جاتے ہین پس اصول علاج یہ ہے کہ زمانۂ حرارت کو طول نہ ہونے دین اور انتقاص حرارت
کی تدابیر کرین اس قسم کی تدبیرات طب قدیم مین بہ نسبت ہیچدان بہت عمدہ ہین چنانچہ خاکسار اسی قاعدہ
سے علاج کرتا ہے اگر موقع وقت مقتضی ہوتا ہے تو کوئی دوا ڈاکٹری کی بمقدار قلیل بھی دیدیجاتی ہے
اور بقاعدۂ ڈاکٹری دیکھنا چاہیے کہ اگر زبان پر میل زیادہ ہے اور التہاب خون ہے تو اپیکا کو انا آب
نیم گرم مین ملا کر پلا دین اور خوب قے کرا دین بعد اسکے مسہل مگنیشیا سلفاس یا جیلپ کمپونڈیا گریس پوڈر
وغیرہ کا دیکر معدہ کو صاف کرین اور علاج مین ٹائیفس فیور اور ٹائیفائڈ فیور کی جو ادویات لکھی جاوینگی
استعمال کرین اور بحالت اشتداد قے کے پٹاس کاربوناس ۳۰ گرین پانی مین حل کرکے اور بیس گرین
سائٹرک ایسڈ پانی مین حل کرکے دونون پانیونکو ملا کر نوش کرا دین یا پٹاس بائی کاربوناس بیس گرین اور
سائٹرک ایسڈ ۱۵ گرین اور سوڈا کاربوناس ۲۰ گرین حل کرکے پلا دین اور پانی اور سرکہ ملا کر اسفنج تر
کرکے بدن پر پھیرین اور سر پر آب سرد رکھین تاکہ دماغ مین جوش خون نہ ہونے پاوے اور حوض مسی
مین پانی نیمگرم بھر کر مریض کو بٹھالین پانی اسقدر گرم ہو کہ تھرما مسٹر کا پارہ (۹۵) درجہ پر رہے اور اسمین آب سرد
ملاتے جاوین جب پانی (۶۵) درجہ کی حرارت پر آجاوے اسوقت مریض کو اسمین سے باہر نکال کر فی الفور
بدن اسکا کپڑے سے خشک کر لین اور بوقت خفت تپ کے کونین دیوین اور اگر اسہال ہووے تو کونین کو

ٹنگچر اوپیاے مین ملا کر دیوین یا سلوشن مارفیا مین حل کرکے دیوین فقط کوئنین مین اسہال ہوجاتی ہے
اگر بیہوشی ہو تو مکھی کا پلاسٹر گردن پر لگاوین اِس سے فائدہ نہووے تو سر کے بال مونڈوا کر وسط سر پر ٹنگ
پلاسٹر لگا رہنے دین تا کہ خوب آبلہ پڑے اور اگر فساد دماغ بسبب ضعف خون کے پایا جاوے تو (امونیا
کاربوناس) برانڈی شراب مین ملا کر پلاتے مین مگر ہیچمدان کے نزدیک برانڈی کا دینا سخت مضر ہے ایک
مریض کو مین نے دیکھا کہ اس تدبیر سے سرسام شدید ہوکر ضائع ہوگیا حالانکہ معالج نے نہین پلوائی بلکہ وہ
مریض خود معتاد شراب کا تھا اُسنے حسب عادت پی لی تھی اور شوربا تقویت کے واسطے باربار دیوین اگر حلق
سے فرو نہو تو پچکاری کے ذریعہ سے باطن مین پہونچاوین اور اگر یرقان ہو تو پلاسٹر معدہ پر لگاوین اور اگر
جگر متورم ہو تو جگر پر پلاسٹر رکھین اور ایوڈین کا مرہم روغن تارپین کے ساتھ مالش کرین اور ایک تدبیر خاص
اسکے واسطے دفع اجتماع خون کی ہے وہ عمل مین لاوین سواے دماغ کے اور جہان خون جمع ہوا ہو اُسکو بھی
یہ تدبیر مفید پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ دو چوڑی چوڑی پٹیان یعنی چادرین لیکر اُسکو کئی تہ کرکے آب سرد مین تر
کرکے ایک چادر پس گردن سے کمر تک دوسری چادر آگے کیطرف سے عانہ تک لپیٹ کر اُسکے اوپر بانات ویز
بالکل لپیٹین اور سر پر آب سرد کا نطول کرتے رہین جب تک کہ کمل بدن سے علیحدہ کرین اس سے پسینہ خوب
آتا ہے اور سر پر تریرا آب سرد کا اِس وجہ سے دیا جاتا ہے کہ جوش خون دماغ مین نہ پیدا ہونے پاوے لیکن
موسم شدت برد یا شدت حر مین یہ عمل نہ کرنا چاہیے اور دوا مفصلۂ ذیل ہر قسم مین دیتے ہین (ٹنگچر اسٹیبل
۱۰ قطرہ کوئنین ۵ گرین (ڈائلوٹ میوریٹک ایسڈ) ۲ قطرہ (میوریٹ آف امونیا) ۱۰ گرین کلوریٹ آف
پٹاش) ۱۲ گرین پانی ۲ - اونس ملا کر چار چار گھنٹہ بعد مریض کو پلاوین اور پسینہ کی حالت مین ہوا کی احتیاط
ضرور چاہیے اگر ہواے سرد بدن کو لگ جاویگی تو کسی عضو مین اعضاء باطنی سے اجتماع خون کا ہوجاویگا
چنانچہ خاکسار نے ایک مریض کو دیکھا کہ پسینہ کی حالت مین اُسنے گھبرا کر کپڑے اُتار ڈالے اور ہوا مین کھڑا
ہوگیا اُسیوقت سے ہذیان ہوگیا - اور ورم طحال کی حالت مین (فری سالفاس) یعنی سلفٹ آف آئرن ۲ گرین
ریوند چینی گرین سفوف کرکے پھنکاوین دن مین تین بار یہ سفوف دیا جاتا ہے اور (آیوڈین آئنٹمنٹ) کی مالش طحال
پر کرتے ہین - اور ورم کبد کا علاج بھی قریب اسی کے ہے کوئنین اور اکسٹراکٹ سیکم اور تیزاب شورہ کا یا نمک
کا ڈائلوٹ کرکے دیا جاتا ہے اور ضماد ڈائلوٹ نیٹرو میوریٹک ایسڈ) اور آیوڈین آئنٹمنٹ کا جگر پر کرتے
ہین اور مستفرغات فولاد زیادہ مفید ہین گر خون ضعیف ہووے تو مسہل سخت مضر ہے اور اگر دانت
اور مسوڑون سے خون آتا ہو تو (ٹنگچر فری میوریٹس) وغیرہ ادویات قابضہ نافع ہین اور اگر بسبب نطلاش
معدہ اور اسہال کے دست آتے ہین یا پیچش ہو تو گوند یا پاک کسپھر وغیرہ دیوین اور ہمین اکثر ایسا بھی ہوتا ہے

کہ بخار کے ساتھ دست آتے ہین یا بعد مفارقت بخار کے دست آنے لگتے ہین اور اسکی وجہ بیشتر یہ ہوتی
ہے کہ غذا ثقیل و ناموافق حالت بخار مین کھائی ہو یا مسہل یا مقی دوائین زیادہ استعمال کی ہون تو وہی دوائن
دیوین اور تجربہ اس ہیچمدان کا یہ ہے کہ بقاعدہ ڈاکٹری جو اجزا منقیہ یا مسہل حار وحاد دیے جاتے ہین اُنسے
یہ غلش پیدا ہو جاتی ہے اگر آلو وشیرخشت وتمر ہندی وفلوس وغیرہ اجزا مسہلہ ومعدلہ سے مداوات کیجاوے
تو یہ کیفیت نہ لاحق ہووے ایسی حالت مین کوئنین ادویۂ قابضہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے اور کبھی
اس تپ سے ذات الریہ یا ضیق النفس ہو جاتا ہے اُسوقت مشترک علاج کرنا چاہیے اور کبھی اس تپ کے شامل
وجع مفاصل بھی ہو جاتا ہے پس اکثر کوئنین استعمال کرانے سے بخار اور گٹھیا دونون کو آرام ہو جاتا ہے اور
کبھی بخار جاتا رہتا ہے مگر درد مفاصل باقی رہتا ہے اُسوقت مین علاج وجع مفاصل کا کرنا چاہیے اور کبھی اس
بخار مین کنولش یعنی ہاتھ پانوٗن کا کھچ جانا اور اینٹھ جانا لاحق ہوتا ہے بچّون کو بیشتر یہ کیفیت ہو جاتی ہے اس
صورت مین کوئنین سے باری روک کر روغن تارپین پشت کی ریڑھ پر ملین اور خاکسار نے ایسے محل مین
کوئنین کا کھانا مع جوشاندہ گل بنفشہ وخطمی وغیرہ معدلات کے باضافہ عود صلیب کے اور مالش روغن زیتون کو بہت
نافع پایا ہے۔ بیان نن ملیریس فیور۔ اسکو کنٹنیوڈ فیور بھی کہتے ہین اسمین مادہ ملیریا کا نہین ہوتا ہے
یعنی سمیت نہین ہوتی ہے اور فرق درمیان رمیٹنٹ فیور یعنی تپ دائمی سمی اور کنٹنیوڈ فیور یعنی تپ دائمی
غیر سمی کے یہ ہے کہ رمیٹنٹ فیور مین بخار کی کمی بیشی ہوتی ہے اور کنٹینوڈ فیور یکسان بنا رہتا ہے اور ایام
مقررہ اپنے بسر کرکے جاتا رہتا ہے اور رمیٹنٹ فیور مین خوف التہاب اعضاء باطنی کا زیادہ ہوتا ہے
اور اسمین کم اور بھی رمیٹنٹ مین کلاپس کا خوف زیادہ ہوتا ہے اسمین کم اور اسکی چار قسمین ہین ایک
(فزنکیولا) دوسرے (آرڈمنٹ کنٹینوڈ فیور) تیسرے (ٹائفڈ فیور) چوتھے (ٹائفس فیور) پس فزنکیولا اور آرڈمنٹ
اکثر اسباب خارجی سے لاحق ہوتے ہین مثل تبدیل فصل یا کثرت محنت یا رنج وغیرہ اس قسم مین اکثر اقسام
حمی یوم کے شامل ہین۔ (فزنکیولا) ایک خفیف بخار ہے اسکو (ایفیمرل فیور) بھی کہتے ہین ۲۴ گھنٹہ سے
۴۸ گھنٹہ تک رہکر رفع ہو جاتا ہے اگر پانچ چھ روز تک رہے تو اسکو (کامن کنٹینوڈ فیور) کہتے ہین پہلے اسمین
خفیف سی سردی معلوم ہو کر گرمی آتی ہے اور ایام مقررہ کے بعد پسینہ نکل کر بخار رفع ہو جاتا ہے اسمین بھی
مسہل یا مقی دوا دیتے ہین۔ بیان آرڈمنٹ کنٹنیوڈ فیور۔ یہ بخار موسم گرمی مین ساکنان بلاد
باردہ کو ہندوستان مین بسبب کثرت میخواری یا کھانے اغذیۂ حیوانی یا تعب ومشقت کی وجہ سے ہوتا
ہے۔ علامات اکثر خفیف سردی دیکر چڑھتا ہے اور سرخ چہرہ ہو جاتا ہے اور روشنی اور آواز بُری معلوم ہوتی ہے
اور بدن کی جلد بہت گرم ہو جاتی ہے اور نبض ممتلی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور کمر اور ہاتھ پانوٗن مین

درد شدید اور عسر نفس اور ثقل معدہ اور غثیان ہوتا ہے اور کبھی قے مین صفرا گرتا ہے اور قبض کی شکایت
ہوتی ہے اور کبھی دست بدبو اور سبز رنگ کے آتے ہین اور زبان میلی اور کنارے سرخ ہوتے ہین اور مقدار
بول قلیل اور احمر ہوتا ہے اور کبھی ہذیان بھی ہوتا ہے اور جب ہذیان کی زیادتی ہوتی ہے تو غفلت اور بیہوشی
طاری ہوجاتی ہے اور کبھی جسم سرد ہوجاتا ہے اُسوقت خوف کولپس کا ہوتا ہے علاج ابتدا مین اگر مریض قوی ہو
تو جونک اور فصد اور مسہل اور مقیات کا استعمال کرین لیکن جب دن زیادہ گذر جاوین تب یہ تدبیر مناسب
نہین ہے بلکہ آب سرد مشاوج پلاوین اور سر پر نطول آب سرد کا کرین اور برف اور نوشادر ملا کر سر پر
رکھین بذریعہ کالا دمعمولی یا پھوکنہ گوسفند یا گاؤ کے اور اگر ضعف کی زیادتی ہو اور ناخنون پر نیلاپن آگیا ہو اور
سرگرم اور اطراف سرد ہون تو پلاسٹر رائی کا معدہ اور ساقین پر لگاوین ۲۰ منٹ سے آدھے گھنٹہ تک
اور عضلات کی مالش کرین اور رامونیا کاربوناش پلاوین اور جس وقت ناخنون کا رنگ اپنی حالت اصلی پر
آجاوے فی الفور استعمال اسکا موقوف کرین اور آب گوشت رقیق بار بار پلاوین مگر اکثر اس تپ مین استعمال
شراب کا کرتے ہین لیکن ہیچمدان کی راے مین شراب ہرگز نہ دینا چاہیے جوش خون اور زیادتی تپ
کی ہوجاتی ہے۔ **بیان ٹائیفڈ فیور** اسکو (انٹرک فیور) اور (ابڈومیل ٹائیفس فیور) بھی کہتے ہین
اور بھی (پائی سوچناک فیور) کہتے ہین اس تپ کا ضرر زیادہ تر پیوگس غمبرین پر ہوتا ہے اور یہ تپ ہر وقت
لازم رہتی ہے اور پیٹ مین درد رہتا ہے اور دبانے سے درد ہوتا ہے اور اسہال بھی ہوا کرتا ہے اور
دبانے سے غدہاے پیوگس غمبرین امعا مین ورم مدرک ہوتا ہے اور آٹھوین اور بارھوین روز سینہ اور
پسلیون مین اور کبھی ہاتھ پانون مین پھنسیان نکل آتی ہین اور تین چار روز بعد جاتی رہتی ہین اور پھر
ظاہر ہوتی ہین غالباً اسکی مطابقت حمی مطبقہ سے ہے اکثر یہ بخار اکیس ۲۱ روز تک رہتا ہے پھر جاتا رہتا ہے
اور ہندوستان مین بہت ہوتا ہے ابتدا مین اس بخار کے سستی اور کاہلی اور خفیف سردی اور گرمی
معلوم ہوتی ہے ایک ہفتہ کے بعد بخار شدت پکڑ جاتا ہے اور مریض بسبب ضعف کے صاحب فراش ہو جاتا
ہے اور شروع مین دست زرد یا سیاہ نہایت بدبو کے آتے ہین اور پیٹ نفخ کر جاتا ہے اور غرغراہٹ کی آواز
آتی ہے اور داہنے کولے مین دبانے سے بسبب ورم گلینڈ کے درد ہوتا ہے اور کبھی بثورات نہین نکلتے ہین
اور ہذیان اور بے چینی ہوتی ہے اور کبھی کھانسی بھی لاحق ہوتی ہے اگر اکیس روز مین تپ مفارقت نکرے
تو علامات ردیہ ظاہر ہوتی ہین یعنی ضعف و نقاہت کی شدت اور ہذیان اور بیہوشی اور دستونمین بدبو
اور آنون کا آنا اور زبان خشک اور دانتون پر میل جا ہوا اور نبض ضعیف اور متواتر کہ ایک منٹ مین
(۱۳۰) (۱۴۰) قرعہ تک حرکت کرتی ہے اور کھانسی کی شدت ہوجاتی ہے اور سینہ سے آواز

سینٹھے کی سی آتی ہے اور جسم کا رنگ سیاہ پڑجاتا ہے اور کبھی طحال بڑھجاتی ہے اور اعضاء باطنی مین
سوزش پیدا ہوکر مریض مرجاتا ہے اور کبھی بتدریج چوتھے ہفتہ سے چھٹے ہفتہ تک اچھا ہوجاتا ہے اسکی باری منتظم
نہین ہوتی ہے اور اگر مادہ خفیف ہے تو ۲۱ دن مین ضرور آرام ہوجاتا ہے سبب اس مرض کا یہ ہو کہ سمیت
حیوانیہ خون مین ملجاتی ہے اور یہ سمیت اکثر اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ فضلات انسان کے کسی جاے خاص
مین جمع ہوکر سڑجاتے ہین انکے بخارات سمی ہوا مین ملکر بذریعہ تنفس ورسامات کے بدن انسان مین پہونچ کر
خون مین ملجاتے ہین یا مردار گوشت یا کھال یا آنتین وغیرہ اجزاء جسم حیوانیہ فاسد ہوجاتے ہین اُنسے یہ بخارات
سمی پیدا ہوتے ہین یا اس مرض کے مریض نے پاخانہ پھرا اور وہ فضلہ بذریعہ آب جاری کے کسی کنوئین یا گڑھے
یا نالے یا چشمہ مین پہونچ گیا اور اُس پانی کو دوسرے شخص نے پیا یا گاے وغیرہ کسی جانور نے پیا اور اُسی پانی
کا دودھ انسان نے استعمال کیا اس ذریعہ سے وہ زہر حیوانی خون مین ملگیا یا ایک شخص ایسے مریض کے
پاس بیٹھا اُسکے تنفس سے یہ زہر اس شخص کے خون مین پہونچا اور یہ بخار بیشتر نوعمر اور جوانون کو لاحق ہوا کرتا
ہی چالیس برس کی عمر کے بعد شاذ و نادر ہوتا ہے اور چونکہ یہ زہر براز سے پیدا ہوتا ہے پس بوے حدث یا بوے
براز سے ایسے مریض کے یہ مرض دوسرے کو ہوجاتا ہے اسی واسطے یہ مرض متعدی قرار پایا ہے اور
اسکی حرارت بذریعہ (کلینکل تھرمامیٹر) کے (۱۰۶) درجہ تک ہوتی ہے اور کبھی زبان کانچ کی طرح چمکتی ہے
اور کبھی وسط زبان میلی اور کنارے اُسکے سرخ ہوتے ہین اور آٹھوین دن سے بارھوین دن کے درمیان
مین تمام جسم پر گلابی رنگ کے بثورات متعدد یعنی بیس پچیس ظاہر ہوتے ہین پھر خودبخود زائل ہوجاتے ہین
اور پھر اُبھرتے ہین اور یہ بثور نوکیلے ہوتے ہین مگر سختی اُنمین نہین ہوتی ہے جس طرح ٹائیفس فیور کے
دانون مین ہوتی ہے اور دبانے سے دب جاتے ہین اور پھر اُبھر آتے ہین اور (۲۱) دن تک اُن دانون
کا نکلنا اور پھر جاتے رہنا رہا کرتا ہے تیسرے ہفتہ تک جب اشتداد اس تپ کا اپنی حد کمال کو پہونچتا ہے
اُسوقت لب و زبان اور مسوڑون مین سیاہی دوڑتی ہے اور اکثر یہ تپ اول روز پر کم اور قریب شام
زیادہ ہوتی ہے اور اگر اول روز مین زیادہ اور قریب شام کے کم ہووے تو علامت ردائت کی ہے لیکن جسقدر
علامات کہ اوپر مرقوم ہوئین اکثر ہے مین اور بعض مریضون مین کمی بیشی ان علامات کی بھی ہوتی ہے اور قلت
اور کثرت مادہ سے خفت و شدت علامات و عوارض کی ہوتی ہے اور زمانہ انحطاط کا اس تپ کے ۲۰ روز سے
ایک مہینہ تک یا زائد بھی ہوتا ہے اکثر یہ تپ مانند ٹائیفس فیور کے عمر بھر مین ایک بار لاحق ہوتی ہے اور کبھی
اس تپ سے اور بیماریان بھی پیدا ہوجاتی ہین مثلاً کھانسی شدید یا یرقان یا ورم احشا ہوجاتا ہے یا امعا مین
سوراخ پڑجاتے ہین علاج اس بخار مین کونین کا دینا نامناسب ہے کیونکہ ایسا بخار اپنی میعاد معین پر

مفارقت کرتا ہے کونین سے ترک نہین سکتا ہے پس ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ ایام معہودہ بسہولت بسر ہو جاوین اور بھی زیادہ مقدار کونین کا اس بخار کو مضر ہے بلکہ چاہیے کہ رحت کے وقت مین کوئی دوا مقوی دیوین اور ابتدا مین اپیکا کیوانا سے قے کرا دین اور اگر از خود قے آتی ہو تو اسوقت مقی دوا نہ دیوین بلکہ اسوقت قے بند کرنے کی تدبیر کرین مثل (لسمتہ) دو گرین (ہیڈروسانک ایسڈ ڈائلوٹ) ۲ قطرہ (سلوشن مارفیا) ۹ قطرہ آب مقطر ۲- اونس ملا کر پلا دین اور کبھی ابتدا مین مسہل نرم مثل زیت الخروع کے دیتے ہین لیکن دست آتے ہون تو ہرگز مسہل نہ دیوین اور چونکہ اکثر اس تپ مین جوش خون اسقدر ہوتا ہے کہ کبھی کل تھرمامیٹر کا پارہ (۱۰۱) درجہ تک چڑھ جاتا ہے اور بدن جلتا ہے اور ہذیان ہوتا ہے اور قلق اور اضطراب ہوتا ہے ایسی حالت مین چاہیے کہ تانبے کے بڑے حوض مین آب گرم جسکی حرارت (۹۰) درجہ کی ہو مریض کو پلنگ پر سے ایک مضبوط اور بڑی چادر مین لیکر دو چار آدمی اس طریقہ سے اُس پانی مین رکھین کہ سر مریض کا پانی سے باہر رہے اور تمام جسم پانی مین ڈوبا رہے اور بتدریج آب سرد اُس پانی مین ملا دین یہانتک کہ پارہ (۹۵) درجہ پر آجاوے اور تھرمامیٹر جو مریض کے بغل مین دبا ہے (۱۰۲) درجہ پر آجاوے یا اینکہ مریض شکایت سردی کی کرے اُسوقت پانی سے نکال بدن کی تری کپڑے سے پوچھ کر جدید کپڑے پہنا دین اور جبتک مریض کا جسم آب گرم مین رہے تب تک اُسکے سر پر آب سرد ڈالتے جا دین اس سے حرارت مریض کی بتدریج کم ہوتی جاتی ہے اگر پھر حرارت (۱۰۴) سے ترقی کرے تو پھر مریض کو اُسی طرح آبزن کرین کہ اس سے التہاب خون مین تسکین ہو جاتی ہے بعد اُسکے اور اعراض کی تدابیر کی طرف متوجہ ہون یعنی اگر اسہال ہو اور اُسمین خراطہ یا خون آتا ہو تو ۲ گرین افیون پانی مین حل کرکے تھوڑا اراروٹ ملا کر پچکاری معاء مستقیم مین لگا دین اور اگر معاء مستقیم مین پیچ معلوم ہوتا ہو تو کم مقدار آب گرم کی پچکاری سے معاء مستقیم کو صاف کرکے افیون کی پچکاری لگا دین اور اگر اسہال کے ساتھ نفخ بھی زیادہ ہو تو (۲۰) یا (۲۵) قطرہ روغن طرپن طائن کے اُسی پچکاری مین اضافہ کر دین اگر یہ تدبیر کفایت نکرے تو حابسات ملا دین یعنی ۱۲ گرین (گالک ایسڈ) اور (ڈووس پوڈر) ۵ گرین ملا کر سات سات یا آٹھ آٹھ گھنٹہ کے فاصلہ سے کھلا دین یا (پلمبائی ایسیٹیس) ۵ گرین افیون خالص نصف گرین کے ساتھ گولی بنا کر آٹھ آٹھ گھنٹہ بعد کھلا دین لیکن اگر ہذیان وغیرہ علامات فساد دماغ کی پائی جاوین تو افیون نہ دینا چاہیے اور اگر خون دستون مین زیادہ آوے تو کپڑہ آب سرد سے تر کرکے یا برف کا ٹکڑہ پیٹ پر رکھین خصوصاً قریب استخوان راست کولے کے بمقابل (پائیرس گلینڈ) کے اور اگر پیشاب سرخ یا کم آوے تو استعمال مدرات کا کرا دین مثل (پٹاس ایسٹاس) و (پٹاس نیٹراس) و (پٹاس بائی ٹارٹراس) کے اور خون کے واسطے (پلمبائی ایسیٹیس) افیون کے ساتھ

دینا یا (سلفیورک ایسڈ) کا ہمراہ افیون استعمال کرنا بہت سودمند ہے اسی طرح روغن تارپین (۲۰) قطرہ
(اسپرٹ نیٹرک ایتھر) مین حل کرکے ۱-۰۰ اونس اکوا یعنی آب مقطر مین ملا کر پلانا فائدہ کرتا ہے اور اگر نفخ کی
زیادتی ہو تو فلالین کا ٹکڑا آب گرم اور روغن تارپین مین ترکر کے نچوڑ کر نیمگرم تکمید کرنا نافع ہے اگر اس سے
نفع معتدبہ نہووے تو ہینگ ۴ گرین ۲-۱ اونس آب گرم مین حل کرکے پچکاری سے معاے مستقیم مین پہونچاوین
اور اگر درد کی زیادتی ہو اور گمان پیدا ہونے ورم غشاے لعاب دار کا مدرک ہو تو بلاڈونا ۳ گرین اور افیون
۵ گرین پانی مین حل کرکے کپڑا اسمین ترکر کے پیٹ پر رکھین اسکے اوپر پولٹس السی کا باندھین اور بفاصلہ
دو دو گھنٹہ کے ایک ایک گرین افیون کھلا وین اور بھی تکمید شکم کی پوست کے پانی سے مفید ہے اور بیخوابی
کی شکایت ہو تو (برومایڈ آف پٹاش) ۳۰ گرین سے ۴۰ گرین تک پلاوین اور غلبۂ تشنگی کی حالت
مین استعمال (بلمباے اسٹیٹس) یا سوڈا واٹر کا مفید ہے اور غذا کا اہتمام زیادہ کرنا چاہیے کہ مدار صحت
بقاے قوت پر ہے اور ایک تیماردار ہر وقت نگران حال رہے کیونکہ اس مرض مین مریض کا حال آناً فاناً
دگرگون ہوتا ہے پس اگر تشنگی معلوم ہو آب سرد پلاوے اگر خواہش غذا ہو قدرے شوربا پلاوے تاکہ تشنگی
یا اشتہا سے ضعف طاری ہونے نہ پاوے بقاے طاقت کا خیال رکھے اور چونکہ اس تپ مین اکثر امعا
مین قرحہ ہو جاتا ہے اسواسطے غذاے غلیظ دینا مناسب نہین ہے اور غذاے رقیق سے تغذیہ نہین
ہوسکتا لاجرم غذا کی جگہ بار بار دودھ پلاوین اگر دودھ سے موافقت مزاج نہو بلکہ دودھ پھٹ کرتے مین گرے
یا دست آوے تو آب گوشت دیوین اُسکے بعد دودھ مین آب زلال چونہ کا ملا کر پلاوین کیونکہ دودھ سے
بہتر کوئی غذا نہین ہے یا آنکہ آدھ سیر دودھ کو اُٹھا وین اور عین حالت غلیان مین آبزن گلاس بقدر چھ ماشہ
ملاوین اور کفگیر سے چلاتے جاوین جب وہ دودھ گاڑھا ہو جاوے اُسکو پلاوین، و اگر دودھ کو مبدرقۂ
(ہین کری اینک ایکشن) کے دیوین تو خوب ہضم ہوتا ہے اور جب تک دست بند ہون اور بخار مفارقت
کرے یہی غذا دیوین جب نبض اعتدال پر آجاوے اُسوقت دودھ کے ساتھ چاول کھلاوین یا گوشت چوزہ مرغ یا
مچھلی کا گوشت چاولون کے ساتھ کھلاوین اور تا زمان صحت تام کے مریض کو بہت آسایش و آرام سے رکھین اور
محنت و تعب سے بچاوین اور حصول قوت کے واسطے جوشاندہ بارک اور ٹنکچر اسٹیل اور کنین یا فری ابٹ
کنین سائٹراس پلاوین اسکے بعد زیت الحوت یعنی کاڈلیور آیل کا استعمال کراوین بعض ڈاکٹر اس تپ مین
کیلومل جیمیس بوڈر کے ساتھ دیتے ہین اور معرق اور مدر دوائین پلاتے ہین ایسے مریض کو اعادۂ طاقت
مدت دراز مین ہوتا ہے بدانست ہیمدان استعمال دودھ کا انہین امزجہ مین چاہیے جنکو دودھ ضرر نہین کرتا ہی
ورنہ استحالہ دودھ کا بخلط غالب یا تولید ریاح وغیرہ بدیہیات کے قبیل سے ہے باقی علاج معقول ہر قسم کی تپ کا

ہم نے رسالہ دستور النجاۃ عن مصائب الحمیات مین مشرح لکھا ہے۔ ٹائفس فیور جسکا نام بقراط کا رکھا ہوا ہے
یہ بہت خراب بخار ہے ہندوستان مین بہت کم ہوتا ہے اسمین دفعتہً مریض کو ضعف لاحق ہو جاتا ہے یہانتک
کہ دو تین دن مین طاقت نشست برخاست کی سلب ہو جاتی ہے اسمین پیٹ قبض ہو جاتا ہے زبان باہر
نکالنے مین کانپتی ہے غنودگی اکثر رہتی ہے خفیف ہذیان بھی ہوتا ہے اور چوتھے یا پانچوین روز دانے سرخ
مائل بسیاہی بدن پر پڑ جاتے ہین اور گیارھوین روز غلبہ بیہوشی کا ہوتا ہے اور حبس بول ہو جاتا ہے یا بول
بے ارادہ خارج ہوتا ہے اور مریض یا چودہ روز کے اندر مر جاتا ہے یا بعد چودھوین روز کے آثار صحت نمودار
ہوتے ہین غرضکہ اس تپ کو ضعف دماغ لازم ہے اسی جہت سے حس و حرکت مین فتور ہوتا ہے غالباً
یہی حمی مطبقہ متزائدہ ہے اکثر یہ تپ اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ تنگ جگہ مین بہت سے آدمی ہون اور
باہر کی ہوا صاف وہان نہ آوے تو اسی فضائے دخانی کا استنشاق ہوتا ہے کہ وہ فضا خالی سمیت سے نہین ہے
یا آنکہ غذاے جیدہ و لذیذ و نفیس میسر نہ آوے پس بسبب تقلیل غذا کے اور کثرت محنت کے ضعف بدن مین
آجاتا ہے اس جہت سے مادہ سمی پیدا ہو جاتا ہے یا غذاے ردی سے سمیت پیدا ہوتی ہے اور قبل ظہور اس
تپ کے عضلات بدن مین درد اور سستی اور کمزوری معلوم ہوتی ہے اور بھوک کم ہو جاتی ہے نیند اچھی طرح
نہین آتی ہے دو تین روز تک یہ حالت رہ کر خفیف سردی جلد پر معلوم ہوتی ہے یا لرزہ آجاتا ہے اور متلی اور
قے ہوتی ہے اسکے بعد بخار چڑھتا ہے اور چہرہ کا رنگ تیرہ اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور سر درد کرتا ہے
روز بروز شدائد تپ کے زیادہ ہوتے جاتے ہین یہان تک کہ تھرما مطر کا پارہ (۱۰۲) درجہ سے (۱۰۶) درجہ
تک پہونچتا ہے اور نبض ضعیف اور سریع ہوتی ہے یہان تک کہ ایک منٹ مین (۱۵۰) قرعہ سے (۱۶۰)
قرعہ تک نوبت پہونچتی ہے اور قارورہ بحالت کمی تپ کے سپید اور بوقت شدت تپ کے سرخ ہو جاتا ہے
اور فاسفت ہمیشہ قارورہ مین پایا جاتا ہے اور اعضا مین اور گردون مین درد بہت ہوتا ہے اور بثورات
سپید پشت اور پیٹ پر زیادہ ہوتے ہین اور مس کرنے سے انمین سختی پائی جاتی ہے اور دبانے سے
سیاہی جاتی رہتی ہے پھر بدستور آجاتی ہے اور زبان میلی اور خاکستری رنگ کی ہوتی ہے اور ہونٹون
اور مسوڑون پر سیاہی آجاتی ہے اور حالت غفلت مین پکارنے سے جواب دیتا ہے اور ضعف اس قدر
طاری ہوتا ہے کہ ادنی حرکت سے غش آجاتا ہے آخر کو زبان سیاہ ہو جاتی ہے اور بدبو آتی ہے اور ارتعاش
اعضا مین ہوتا ہے اور کیفیت سرسامی مشاہدہ ہوتی ہے اور نبض اسقدر سریع و ضعیف ہوتی ہے کہ جساس
اسکا دشوار ہوتا ہے اور سانس بہت کم ہو جاتی ہے کثرتاً اسکا ہلاکت ہے اگر کیس دن مین بحران جید
یا اسہال یا ادرار یا عرق یا رعاف کے ہو جاوے تو مریض بچ جاتا ہے اور کبھی اس تپ مین کھانسی اور

ورم ریہ اور ذات الجنب یا ورم دماغ لاحق ہوتا ہے اس صورت مین امید زندگی منقطع کرنا چاہیے علاج اصل علاج یہ ہے کہ قوت مریض کو تا زمانہ زوال مرض کے نگاہ رکھین کیونکہ یہ مرض جب تک اپنی مدت کو نہین پہونچتا ہے زائل نہین ہوتا ہے اور اعراض کو اسکے ہلکا کرنا چاہیے پس پہلے پیٹ کو سفوف اپیکا کیوانا سے صاف کرین اسطرح پر کہ اپیکا کیوانا وین ایک ۱ ونس آب نیمگرم مین ملا کر پلا وین بعدہ آب گرم سے ڈکرا دین یا سفوف اپیکا کیوانا ۲۰ گرین امونیا کاربوناس ۲۰ گرین ۲-۳ اونس پانی مین ملا کر پہلے پلا کر آب گرم سے ڈکرا دین بعد اسکے طبیعت کو آسایش دیکر ہلکا سا مسہل دیوین مثل روغن بیدانجیر یا مگنیشیا سلفاس یا سلفٹ آف سوڈا یا سیڈلز پوڈر یا کمپونڈ جلیپ پوڈر کے بعدہ حموضات کا استعمال کرا وین کیونکہ اس تپ مین امونیا زیادہ پیدا ہو جاتا ہے اور ترشی امونیا کو مارتی ہے پس ڈائیلوٹ میوری اٹک ایسڈ یا ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ یا ایرومیٹک یا نیٹرو میوری ایٹک ایسڈ ڈائیلوٹ یا فاسفورک ایسڈ ڈائیلوٹ پانی مین ملا کر پلا وین اور اگر پوٹاس زیادہ ہو اور بار بار ترشی کو جی چاہے تو ۱ ڈرام میوری ایٹک ایسڈ ڈائیلوٹ اور ۳ ڈرام کلوریٹ آف پٹاش شربت زنجبیل ایک اونس آشجور رقیق ۴۰-۴۰ اونس ملا کر تھوڑا تھوڑا بر وقت خواہش کے پلا دین یا فاسفورک ایسڈ ڈائیلوٹ ۳ ڈرام گلیسرین ایک اونس آشجور رقیق ۴۰-۴۰ اونس ملا کر تھوڑا تھوڑا پلا وین اور اسفنج پانی مین ترکر کے بدن پر ملین اور چادر آب سرد مین ترکر کے نچوڑ کر بدن پر لپیٹین جب خشک ہو جاوے پھر اسیطرح ترکر کے لپیٹین تاکہ جوش خون فرد ہو جاوے اور آب ردین میوریئٹ آف امونیا حل کرکے سر پر رکھین یا میوری ایٹ امونیا اک ۲ ڈرام رکٹی فائیڈ اسپرٹ ۴ ڈرام پانی ۱۰-۱ اونس ملا کر کپڑہ ترکر کے سر پر رکھین اور دودھ اور شوربائے گوشت تھوڑا تھوڑا بار بار پلا دین اور اگر ضعف زیادہ ہو تو شراب برانڈی یا ہسکی-ایمونیا کاربوناس آب سادہ یا شوربے مین ملا کر پلا دین اگر پیشاب کم ہو یا پیشاب مین البیومن آوے اور ہذیان کو زیادتی ہو تو نہ پلا دین بلکہ مدرات کا استعمال کرا دین یعنی پٹاس سائٹراس و پٹاس ٹیراس دیوین اور جگاتے رہین اور اگر نیند نہ آتی ہو تو فیون چار چار گھنٹہ کے بعد نصف نصف گرین کھلا دین یا ہایسامس بالا ٹیکرا و پیاے سڈٹیبوس ۲۰ قطرے اور ٹنگچر ہایوسامس ۳۰ قطرہ پانی مین ملا کر پلا وین اور کلورال ہیڈریٹ بھی دیتے ہین اور برومائیڈ آف پٹاشیم نہ دیوین کہ مضعف دماغ ہے اور مریض کو ایسی جگہ رکھین کہ جہان کسی طرح کا شور غل نہو اگر ہذیان کی ترقی ہو تو برف کے ٹکڑے شانۂ گوسپند مین بھر کر سر پر رکھین اور سلوشن ٹارٹرایمٹک ۲۰ قطرہ ٹنگچر اوپیاے ۲۵ قطرہ کیمفر واٹر یعنی آب کافور ایک اونس سے ۱-۱ اونس تک پلا وین دو دو تین تین گھنٹہ کے بعد-اگر غفلت زیادہ ہووے تو فلائی کا پلسٹر مقام پس گوش پر رکھین اگر اس سے بھی بیہوشی زائل نہو تو سر کے بال ترشوا کر تمام سر پر پلسٹر رکھین دس گھنٹہ تک تاکہ خوب آبلہ اُٹھے اور جو پیشاب بند ہو یا قطرہ قطرہ آتا ہو تو خاطر

اخراج بول کرین اگر اس تپ مین ذات الریہ یا ذات الجنب یا کھانسی پیدا ہو جاوے تو اُسکی تدابیر کرین اور پلسٹر سینہ پر لگا دین السی کا پولٹس بھی سینہ پر رکھنا مفید ہے اور اگر چت پڑے پڑے مریض کے سُرین یا پیڑھ مین سُرخی پیدا ہو جاوے تو نرم گتھے پر اُسکو لٹالین خصوصاً ربر کا گتھہ جسمین ہوا بھر دی جاتی ہے یا ایک گتھہ خاص جو ایسے مریضون کے واسطے بنتا ہے اُسپر لٹالین اور پانی اور سرکہ ملا کر اُس موضع پر جہان سُرخی آئی ہے چپڑین اور اگر زخم پڑ جاوے تو سمپل انٹمنٹ یعنی مرہم سادہ لگا دین یا مرہم اوکسائڈ رف زنگ کا لگا دین اُسپر اسٹکن کا پھاہا رکھین اور اُسکے ضعف اور عوارض کی شدت سے مایوس نہ ہووین کہ اکثر ایسا مریض یہ صدمات جھیل کر تندرست ہو جاتا ہے کونین کا استعمال ایسی تپ مین ناجائز سمجھا گیا ہے۔

چوتھی قسم ریفمرل فیور کہ اسکو کنٹینو ڈ فیور بھی کہتے ہین یہ تینون بخار درحقیقت فرنکھولا کی قسم مین داخل ہین ریفمرل فیور اکثر ۳ ۴ گھنٹہ تک رہ کر مفارقت کر جاتا ہے اگر پانچ چھ روز تک رہے تو اسکو کامن کنٹن یوڈ فیور کہتے ہین گویا کہ یہ حمی یوم ہے ابتدا مین خفیف سردی معلوم ہوتی ہے پھر گرمی کی شدت ہوتی ہے پھر پسینہ اگر فرو ہو جاتی ہے اور اسکو فرنکیولا بھی کہتے ہین۔ علاج اسکا یہ ہے کہ بخار کی حالت مین ادویہ مسہل اور سقی اور معرق استعمال کرا دین اور آب گرم سے اسفنج تر کر کے تمام بدن پر پھیرین اور اگر مریض قوی اور ساکن بلاد بارده کا ہو اور چہرہ اُسکا سرخ ہو اور سر درد شدید ہو اور زمانہ ابتداے مرض کا ہو تو صدغین پر جونکین لگا دین۔ یہان تک بیان اقسام تپ ذاتی کا ہوا یعنی وہ حمیات جو بسر خود ایک مرض ہین اب بیان اُن تپون کا کیا جاتا ہے جو عارضی ہوتی ہین یعنی زچاؤن کو ہنگام وضع حمل کے یہ تپین لاحق ہوتی ہین ذاتی نہین ہین وضع حمل کے سبب سے عارض ہوتی ہین انکو سمپتومیٹک کہتے ہین۔ ایک (ہیوار پرل پریٹونائٹس) یہ بخار وضع حمل کے بعد چوتھے دن تک کسی وقت عارض ہوتا ہے پہلے جاڑا دیتا ہے پھر بخار آتا ہے اور پیڑو مین درد شدید ہو کر پیٹ مین پھیلتا ہے اور پیٹ سخت ہو جاتا ہے اور اجراے خون اور دودھ مسدود ہو جاتا ہے اور یہ درد حرکت کرنے سے زیادہ ہوتا ہے اور نبض متواتر اور دقیق ہوتی ہے اور سر درد ہوتا ہے اور زبان مَیلی ہوتی ہے اور بے چینی اور بیخوابی رہتی ہے اور کبھی غثیان اور قے بھی ہوتی ہے اور سانس جلد جلد چلتی ہے لیکن جب درد کی بہت شدت ہو اور بدن ٹھنڈا ہو جاوے اور ہذیان طاری ہو اور زبان خشک اور بھوری ہو جاوے اور دانتون پر مَیل جمے اور ہچکی آوے اور ہاتھ پانوٗن مین تشنج ہووے اور چہرہ بھیانک ہو جاوے پھر جانبری مریض کی ناممکن ہے لیکن شاذ نادر یہ حال ہوتا ہے ورنہ اکثر خود بخود بغیر علاج کے صحت ہو جاتی ہے بعد وفات کے چاک کرنے سے اغشیہ رحم مین حمرت اور ایک قسم کی رطوبت سپید لس دار پائی جاتی ہے اور کبھی ریم محسوس ہوتی ہے ہرچند اُسکے

علاج مین فصد کھلواتے ہین اور رحم پر جونک لگاتے ہین اور پارچۂ فلالل سے تکمید کرتے ہین اور ۲ گرین کیاوملل اور آدھے گرین افیون کی گولی بناکر دو دو تین تین گھنٹہ کے فاصلہ سے کھلاتے ہین یہانتک کے منھہ آجاوے اور آب سرد پلانا اور ہواے سرد کا استنشاق مفید ہے اور غذاے مقوی وحار مثل شوربا ے چوزۂ مرغ وغیرہ کھلاتے ہین اور راموینا اور روغن تارپین دیتے ہین اور واسطے اصلاح خراش رحم کے زیت الخروع اور سنا اور ملح فرنگی کا جلاب ابتداء مرض مین دیتے ہین اور آب گرم کی پچکاری قبل و دبر مین لگاتے ہین اور بعد فصد کے اور جونکون کے لگانے کے اگر شکم مین درد اور صلابت ہو تو پلیسٹر لگاتے ہین مگر ہندوستان مین ایسی حالت مین علاج کرنے کا رواج نہین ہے بہتر ہے کہ اصلاح طبیعت پر محول رکھین اگر بغیر علاج کے درستی مزاج ہو جاوے تو فہو المراد ورنہ علاج کی طرف متوجہ ہووین۔ **دوسری قسم** میل گنیٹ پیوار پرل فیور۔ اس تپ کی علامتین بھی مثل تپ مذکورۂ بالا کے ہوتی ہین مگر اُس سے خفیف و مخفی ہوتی ہین اسمین بھی حبس نفاس ہوتا ہے پیٹ مین درد رہتا ہے نبض صغیر اور ضعیف اور سریع (۱۳۰) سے (۱۶۰) تک قرعات کرتی ہے قلق اور بیقراری ہوتی ہے چہرہ افسردہ ہو جاتا ہے حواس بجا نہین رہتے ہین کبھی ہذیان بھی ہوتا ہے زبان سپید اور خشک ہوتی ہے آخر کو بھوری ہو جاتی ہے قے ہوتی ہے ہچکیان آتی ہین اور شدین مسترخی اور مضمحل ہو جاتی ہین بتدریج صحت بھی ہو جاتی ہے اور کبھی نوبت بہلاک پہونچتی ہے اور لاش کے چاک کرنے سے رحم سڑا ہوا اور ریم اُسکے عروق مین بھری ہوئی پائی جاتی ہے علاج اسکا یہ ہے کہ التہاب رحم کی تدبیر کرین اور بقاء قوت مریضہ کا خیال رکھین اور کیاومل ۳ گرین اور افیون ایک گرین ملاکر گولی بناکر کھلادین یا جیمس پوڈر ۳ گرین ملادین اور تین تین گھنٹہ بعد گولی کھادین اور گرم پانی سے تکمید کرین اور پلیسٹر لگادین اور مسہل دیوین اور گرم پانی کی پچکاری قبل و دبر مین لگادین اور رایمونیا اور شراب حفظ قوت کے واسطے دیتے ہین اور ہندوستان مین جب تکلیف زیادہ ہوتی ہے تب علاج کرتے ہین ابتدا مین طبیعت پر محول رکھتے ہین **تیسری قسم** پیوار پرل انٹیس ٹینل ایری ٹیشن ہے۔ یہ بخار بھی زچاؤن کو بسبب خراش امعا کے لاحق ہوتا ہے اسمین خوف تلف نہین ہے روغن بید انجیر کا مسہل دیکر رطوبات امعا کو خارج کرتے ہین اور غذا سبک اور ادویات حارّہ کا استعمال کراتے ہین **چوتھی قسم** فائس پیوار پرل پریٹونائیٹس۔ اس بخار مین خفیف سردی پہلے معلوم ہوتی ہے اور نبض متواتر اور لیّن اور پیٹ مین خفیف درد اور بدن خوب گرم اور ضعف کم ہر چند یہ بخار بھی صدمۂ تکان وضع حمل سے عارض ہوتا ہے لیکن اسمین فصد نقصان کرتی ہے اسمین رحم کی تکمید کرتے ہین اور پولٹس باندھتے ہین اور معرق اور مسکن اور ملین دوائین استعمال کراتے ہین پہلے ڈووس پوڈر ۱۰ گرین بالاڈنم ۲ قطرہ دیتے ہین اگر اس سے افاقہ نہو تو مکرر اسکا استعمال کراتے ہین

پانچوین قسم ملک فیور ہے یعنی دودھ کا بخار تیسرے چوتھے روز وضع حمل سے یہ بخار لاحق ہوتا ہے سرمین درد ہوتا ہے رونق اور آواز سے نفرت ہوتی ہے چہرہ دُبلا ہو جاتا ہے پُتلیان آنکھون کی چھوٹی ہو جاتی ہین آنکھین سرخ نبض صلب ومتواتر اور ممتلی ہوتی ہے بدن گرم اور خشک اور زبان میلی اور تشنگی بکثرت ہوتی ہے اگر اسکی تدبیر نہ کیجاوے تو آمد شیر بند ہو جاتی ہے اور ثدمین ڈھیلی ہو جاتی ہین اور نوبت بسرسام پہونچتی ہے اور مکان گرم اور ہواے گرم سے اسکو ترقی ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے کہ تیزی خون کی کم کرین اور دودھ کا اخراج کرین اور مسہل دیوین اور طارطرا میطک بمقدار قلیل دیوین اور غذاے سبک کھلاوین اور دل کی تفریح کرین اور ہواے صاف اور خنک پہونچاوین اور اُسکو بہت آسایش اور آرام کے ساتھ رکھین اور اگر آثار شدت غلیان خون کے ساتھ پائے جاوین تو فصد کھولین اور بحالت شدت درد سر کے سینگی اور جونک لگاوین اور پاشویہ کرین اور برف کا پانی سر پر رکھین اور رائی کا پلاسٹر پنڈلیون پر لگاوین اور حلمۂ ثدمین یعنی سرپستان لڑکے کے مُنہ مین رکھین مگر ہندوستان مین یہ بخار چندان مہتم بالشان اور ایسا شدید الاعراض نہین ہوتا ہے اسوجہ سے رواج اِسکے علاج کا نہین ہے **تیسری قسم تپ کی** آرٹیو فیور یعنی تپ چیچک ہے اور یہ امراض متعدیہ مین سے ہے کہ ایک مریض سے دوسرے شخص مین سرایت کرتی ہے اور یہ تپ بالضرور عمر بھر مین ایک مرتبہ لاحق ہوتی ہے الا ماشاء اللہ شاذ و نادر کوئی ایسا ہوگا کہ جسکو چیچک نہ نکلی ہو اسی احتیاط کے واسطے عمل تلقیح و تطعیم جسکو ٹیکا لگانا کہتے ہین مروج ہوا ہے اِسکا بیان آگے آویگا اِس تپ کی پانچ قسمین ہین ایک ویری اُولا یعنی چیچک کا بخار اسکی تین قسمین ہین ایک ہسٹنگٹ اِسمال پاکس اسکو (ویری اُولا ڈسکریٹا) بھی کہتے ہین اسمین پہلے سردی دیکر بخار آتا ہے سر مین درد ہوتا ہے بدن سست ہو جاتا ہے پیٹھ مین اور کمر مین درد ہوتا ہے جی متلاتا ہے کبھی قے بھی آتی ہے اور کبھی کبھی بیہوشی بھی طاری ہو جاتی ہے اور بعض اطفال کو تشنج اور صرع کی سی کیفیت ہوتی ہے اور بیقراری اور جلد مین خشکی ہوتی ہے ۴۸ گھنٹہ کے بعد چہرہ اور پیشانی پر آثار دانون کے نمود ہوتے ہین اور بتدریج دانے اُبھر آتے ہین تیسرے یا چوتھے دن کے بعد دانے لب اور گردن اور ہاتھ اور سینہ اور پُشت اور شکم اور رانون پر پھیل جاتے ہین اور پانچ دن مین دانے پھول جاتے ہین اور رطوبت اُنمین بھر جاتی ہے اور کنارے اُنکے دبے ہوتے ہین اور چارون طرف ایک حلقہ سُرخی کا نمودار ہوتا ہے اُسوقت بخار مین کمی ہو جاتی ہے یا بالکل بخار جاتا رہتا ہے اور کبھی کبھی بخار اسکے درمیان مین کم و بیش ہوا کرتا ہے اور چھٹے روز حلق کے اندر مسوڑے سُرخ ہوکر ورم کر جاتے ہین اور مُنہ سے لعاب زیادہ آتا ہے اور آواز صاف نہین نکلتی ہے اور آٹھوین دن دانونمین ریم پڑجاتی ہے چہرہ پر ورم کی زیادتی ہو جاتی ہے